عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۵ | ۹ تا ۲۴/ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ مطابق ۹ تا ۲۳/ مئی ۲۰۰۶ء | شمارہ ۱۸/۱۹

سلام
ایک جامع دعا

ایمان کامل کا تقاضا

لباس میں شرعی احکام کا پاس ولحاظ

اسلام میں جمعہ کی اہمیت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http//WWW.khatme-nubuwwat.org
http://WWW.khatme-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

قرآن پاک کی توہین کرنے والے کی سزا:

س:...... امیر خان کی اپنے چھوٹے حقیقی بھائی کے ساتھ کسی چھوٹی سی بات پر لڑائی ہوگئی تھی' امیر خان اور اس کے بیٹوں نے چھوٹے بھائی اور اس کے گھر والوں کو مارا پیٹا اور زخمی کر دیا۔ آخر پولیس تک نوبت پہنچی' کچھ عرصہ بعد امیر خان کے چھوٹے بھائی نے جرگے کے ساتھ قرآن لے کر بڑے بھائی سے معافی مانگی کہ آپ میرے بڑے بھائی ہیں جو غلطیاں آپ نے کی ہیں وہ بھی میں اپنے سر لیتا ہوں' آپ خدا کے لئے اور قرآن پاک کے صدقے مجھے معاف فرمائیں' لیکن امیر خان نے پورے جرگے کے سامنے قرآن مجید کے لئے یہ توہین آمیز الفاظ استعمال کئے: ''قرآن مجید کیا ہے' یہ تو صرف ایک چھاپہ خانے کی کتاب ہے' اس کے سوا کچھ بھی نہیں' آپ مجھے ستر ہزار روپے دیں یا میرے ساتھ کیس لڑیں۔''

(الف)...... کیا یہ بندہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہے' جو کلام پاک کی توہین کرے؟

(ب)...... کیا ایسا بندہ مر جائے تو اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

(ج)...... اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا' برتاؤ کرنا کیسا ہے؟

ج:...... قرآن مجید کی توہین کفر ہے' یہ شخص اپنے ان الفاظ کی وجہ سے مرتد ہوگیا ہے' اور اس کا نکاح باطل ہوگیا' اس پر توبہ کرنا لازم ہے' مرتد کا جنازہ جائز نہیں' نہ اس سے میل جول ہی جائز ہے۔

صحابہؓ کو کافر کہنے والا کافر ہے:

س:...... زید کہتا ہے کہ صحابہؓ کو کافر کہنے والا شخص ملعون ہے' اہلسنت والجماعت سے خارج نہ ہوگا۔ عمر کا کہنا ہے کہ صحابہؓ کو کافر کہنے والا شخص کافر ہے' کس کا قول صحیح ہے؟

ج:...... صحابہ کرامؓ کو کافر کہنے والا کافر اور اہلسنت والجماعت سے خارج ہے۔

صحابہ کرامؓ کا مذاق اڑانے والا گمراہ ہے اور اس کا ایمان مشتبہ ہے:

س:...... جو شخص صحابہ کرامؓ کا مذاق اڑائے اور حضرت ابوہریرہؓ کے نام مبارک کے معنی بلی چلی کے کرے' نیز یہ بھی کہے کہ میں ان کی حدیث نہیں مانتا کیا وہ مسلمان ہے؟

ج:...... جو شخص کسی خاص صحابیؓ کا مذاق اڑاتا ہے وہ بدترین فاسق ہے' اس کو اس سے توبہ کرنی چاہئے' ورنہ اس کے حق میں سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے اور جو شخص تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو...... معدودے چند کے سوا...... گمراہ سمجھتے ہوئے ان کا مذاق اڑاتا ہے وہ کافر اور زندیق ہے' اور یہ کہنا کہ میں فلاں صحابیؓ کی حدیث کو نہیں مانتا۔ نعوذ باللہ۔ اس صحابیؓ پر فسق کی تہمت لگانا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ جلیل القدر صحابی ہیں' دین کا ایک بڑا حصہ ان کی روایت سے منقول ہے' ان کا مذاق اڑانا اور ان کی روایت کو قبول کرنے سے انکار کرنا نفاق کا شعبہ اور دین سے انحراف کی علامت ہے۔

سنت کا مذاق اڑانا کفر ہے:

س:...... کسی سنت کا مذاق اڑانا کیسا ہے؟

ج:...... سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کا نام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز کا مذاق اڑانے والا کھلا کافر ہے' اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو مذاق اڑانے کے بعد مرتد ہوگیا۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد: ۲۵ شمارہ: ۱۸ ۹ تا ۲۳/ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ مطابق ۹ تا ۲۳/ مئی ۲۰۰۶ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

○ علامہ احمد میاں حمادی ○ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

○ صاحبزادہ طارق محمود ○ مولانا بشیر احمد

○ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ○ مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

		۳
ایمان کامل کا تقاضا	مولانا اشہد رشیدی	۶
عصری تعلیم اور اہل اسلام کی ذمہ داریاں	مفتی محمد شعیب اللہ خان	۹
سلام ...... ایک جامع دعا	قمر الدین قاسمی	۱۳
لباس میں شرعی احکام کا پاس ولحاظ	مولانا عمران اللہ قاسمی	۱۶
اسلام میں جمعہ کی اہمیت	مفتی محمد سلمان منصور پوری	۲۰
خبروں پر ایک نظر		۲۳

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

شہید ناموس رسالتؐ

عامر نذیر چیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نام لیواؤں کو ہدایت فرمائی ہے کہ:

''لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین'' (مشکوٰۃ ص:۱۲)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کہلانے کا مستحق نہیں' جب تک میں...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم...... اس کے نزدیک اس کے ماں باپ' اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔''

بلاشبہ یہ بہت ہی کڑا اور اعلیٰ معیار ہے اور اس پر پورا اترنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں' لیکن اسلامی تاریخ اور محبت رسول سے سرشار فرزانوں نے ہر دور میں نہ صرف اس کی عملی تصویر پیش کی بلکہ اس ناممکن کو ممکن کر دکھلایا:

چنانچہ جب بھی کوئی ایسا موقع آیا تو شمع رسالت کے پروانوں نے اسوۂ صدیقی: ''اینقص الدین وانا حیٌ''...... کیا میرے جیتے جی دین میں رخنے ڈالے جائیں گے؟...... کے مصداق اپنی جانوں سے گزر کر عزت و ناموس رسالت کا تحفظ کیا۔

غازی علم الدین شہیدؒ غازی عبدالقیومؒ اور غازی حاجی مانکؒ کے زندہ کردار آج بھی تاریخ میں محفوظ ہیں' جنہوں نے اپنی جانوں اور نتائج کی پرواہ کیے بغیر گستاخانِ رسول کو زمین پر چلتا پھرتا برداشت نہیں کیا اور انہیں پیوند خاک کر دیا۔

اس آخری دور میں ایک ایسے نوجوان نے ان کی یاد تازہ کر دی ہے جو جرمنی جیسے خالص عیسائی اور لبرل ملک میں رہتا تھا' جو کوئی مولوی و عالم نہیں تھا' کسی مدرسہ کا پڑھا ہوا نہیں تھا' اور وہ اپنے ماں باپ کا واحد سہارا اور تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا' لیکن جب اس نے دیکھا کہ میرے محبوب اور محبوب کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر عیسائی درندوں نے حملہ کیا ہے اور گندی ذہنیت اور خبیث فطرت کے حامل گستاخ صحافی اور آرٹسٹ نے ناپاک خاکوں کے ذریعہ ان کی توہین و تنقیص کا ارتکاب کیا ہے' تو وہ بے قرار ہو گیا اور اس سے جو ہو سکا وہ کر گزرا' اس پر عیسائی درندوں نے اسے گرفتار کیا' اس پر تشدد کیا' اسے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا' مگر وہ اپنے موقف سے باز نہ آیا' تا آنکہ ناموسِ رسالت کے اس پروانے کو وحشی درندوں نے محبت رسول کی پاداش میں مار مار کر قتل کر دیا اور اپنی اس سفاکی پر پردہ ڈالنے کے لئے اسے خودکشی قرار دینے کی کوشش کی' دوسری طرف ہمارے ارباب اقتدار اور جرمنی میں مقیم سفیرِ پاکستان کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ ابھی تک انہوں نے اس پر باقاعدہ احتجاج نہیں کیا اور نہ ہی ان کو اب تک صحیح صورت حال کا علم ہے۔

اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر جناب حشمت علی حبیب کا بیان بلاشبہ مسلمانوں کے دل کی آواز ہے' جس میں انہوں نے کہا:

''غازی علم دین شہید کی یاد تازہ ہو گئی

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر اور بانی سیکریٹری ایمنسٹی انٹرنیشنل حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ جرمنی میں پاکستانی عاشق رسولؐ طالب علم عامر نذیر چیمہ کو تشدد کا نشانہ بنا کر شہید کرنے کا واقعہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ وزیر خارجہ اور جرمنی میں پاکستانی سفارت خانے کے عملے کو فارغ کیا جائے۔ سپریم کورٹ میں صحافیوں سے گفتگو کے دوران انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس عظیم نوجوان کو بچانے کی کوشش کرتی۔ انہوں نے کہا کہ عامر نذیر چیمہ نے غازی علم الدین شہید کے واقعہ کی یاد تازہ کر دی۔''

(روزنامہ امت کراچی' مورخہ ۶/مئی ۲۰۰۶ء)

عاشق رسولؐ عامر نذیر چیمہ شہید کو مختلف مذہبی‘ سیاسی راہ نماؤں نے جس خوبصورتی سے خراج تحسین پیش کیا ہے‘ مناسب معلوم ہوتا ہے اسے بھی قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے:

’’عاشق رسول ﷺ کی جرمنی میں شہادت‘ سیاسی وسماجی رہنماؤں کا حکومت سے سفارتی سطح پر احتجاج کا مطالبہ

کراچی (اسٹاف رپورٹر) مختلف سیاسی ومذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے برلن میں جرمن پولیس کی تحویل میں توہین رسالت کے واقعہ پر احتجاج کرنے والے پاکستانی طالب علم عامر چیمہ کی مظلومانہ شہادت پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے اس معاملے پر سفارتی سطح پر احتجاج کرنے اور واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے‘ جماعت اسلامی پاکستان کے نائب امیر اور متحدہ مجلس عمل سندھ کے صدر اسداللہ بھٹو (ایم این اے) نے ردعمل میں کہا ہے کہ پاکستانی طالب علم کو پولیس نے حراست میں شہید کر کے حقوق انسانی کی خلاف ورزی کی ہے‘ یہ واقعہ یورپ کے وحشی ہونے کی نشانی ہے‘ ساری امت مسلمہ اس المناک واقعہ کی شدید مذمت کرتی ہے‘ جمعیت علماء اسلام پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل قاری شیر افضل خان نے کہا کہ یہ ظلم اور سفاکیت ہے‘ اس سے یورپ کی انسانی حقوق کی ’’نام نہاد علمبرداری‘‘ ثابت ہوگئی ہے‘ جمعیت علماء اسلام (س) کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل اور سواد اعظم اہلسنت پاکستان کے مرکزی رہنما مفتی عثمان یار خان نے کہا کہ حقائق چھپانے کے لئے یورپ اس طرح کی حرکات کرتا ہے‘ پہلے بھی بوسنیا میں مسلمانوں کے قاتل کو گرفتار کر کے حقائق چھپانے کے لئے دوران حراست قتل کر دیا تھا‘ عامر چیمہ پندرہویں صدی کا غازی علم الدین ہے‘ جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات ہاشم صدیقی ایڈووکیٹ نے کہا کہ جرمن حکومت خود اس میں ملوث ہے‘ اس جدید دور میں جیل کے اندر خودکشی کے لئے ذرائع کا میسر آنا ناممکن ہے اور یہ سراسر الزام ہے‘ متحدہ مجلس عمل سندھ کے نائب صدر مولانا عبدالکریم عابد نے کہا کہ عامر چیمہ کی شہادت نے یورپ کے متعصبانہ رویہ کو بے نقاب کر دیا ہے‘ اس کی شہادت عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ ہے‘ حکومت پاکستان کو احتجاج کرنا چاہئے‘ پاسبان کراچی کے صدر سید اشرف حسین‘ نائب صدر عبدالحکم قائد‘ عبدالرب موتی والا‘ عبدالرزاق لاہوری‘ ٹاؤن صدور سہیل ندیم‘ عبدالرحمن‘ امید علی قاضی‘ سیراب گل‘ بابر فاروقی‘ سید الاسلام بخاری نے مطالبہ کیا کہ وزارت خارجہ پاکستانی طالب علم عامر چیمہ کی لاش کو پاکستان لانے کے انتظامات سرعت کے ساتھ مکمل کرے‘ پاکستان تحریک انصاف کراچی ڈویژن کے نائب صدر بسم اللہ خان‘ جوائنٹ سیکریٹری عنایت خٹک اور سندھ سیکریٹریٹ کے انچارج دوا خان صابر نے بھی پاکستانی نوجوان کی مظلومانہ شہادت کی مذمت کی ہے‘ اسلام دوست ویلفیئر ٹرسٹ کے قاضی ڈاکٹر علی اکبر حنفی‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے سربراہ علامہ احمد میاں حمادی‘ مولانا راشد مدنی‘ مفتی محمد طاہر مکی‘ حکیم حفظ الرحمن‘ محمد اعظم قریشی‘ ماسٹر سلیم مدنی‘ حافظ محمد فرقان انصاری‘ جمعیت علماء اسلام ماری پور کے سیکریٹری اطلاعات طاہر بنگش اور دیگر نے بھی عامر چیمہ کی مظلومانہ شہادت پر احتجاج کیا ہے۔‘‘ (روزنامہ امت کراچی‘ مورخہ ۹/مئی ۲۰۰۶ء)

بلاشبہ ڈنمارک کے دریدہ دہن صحافیوں اور مسخ فطرت آرٹسٹ نے جس شقاوت وبدبختی کا مظاہرہ کیا ہے‘ وہ ناقابل معافی جرم ہے‘ حقیقت یہ ہے کہ وہ ملعون عاشقان رسول اور فدایان ناموس رسالت کی دسترس میں نہیں تھے‘ ورنہ مسلمان ان کی تکا بوٹی کر دیتے اور ان کا انجام بھی شاتم رسول راجپال سے مختلف نہ ہوتا۔

چونکہ ان گستاخوں تک عام مسلمانوں کی رسائی نہ تھی‘ تو اسلامی غیرت‘ ملی حمیت کے مجسمہ اور عشق رسالتؐ سے سرشار جناب محمد عامر نذیر چیمہ شہید نے امت مسلمہ کی نمائندگی فرما کر مسلمانوں کا سر اونچا کر دیا اور امت مسلمہ پر تحفظ ناموس رسالت کا قرض چکا دیا‘ اپنی اس سعی وکوشش سے جہاں انہوں نے اپنے عشق رسول پر مہر تصدیق ثبت فرمائی‘ وہاں انہوں نے دنیائے مغرب کو یہ بھی باور کرا دیا کہ مسلمانوں کے لئے ناموس رسالت پر جان نثار کرنا نہ صرف یہ کہ مشکل نہیں‘ بلکہ یہ ان کا مقصد حیات ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال مرحوم کے بقول: ’’دنیا بھر کے مسلم مفکر ودانشور‘ مذہبی اور سیاسی راہ نما سوچتے ہی رہے مگر جناب محمد عامر نذیر چیمہ شہید غازی علم الدین شہید کی طرح سب سے گوئے سبقت لے گیا‘‘۔

ارباب اقتدار کو چاہئے کہ اس عاشق صادق کے شایان شان ان کی میت کو اس ناپاک زمین سے پاکستان منگوا کر تزک واحتشام سے ان کی تدفین کی جائے اور جرمنی کی حکومت سے اس سفاکی‘ درندگی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر بھرپور احتجاج کیا جائے۔

بجلی کی باربار کی بندش اور ٹرانسپورٹرز کی ہڑتال کی وجہ سے پریس کی بندش جیسی وجوہات کی بنا پر رسالہ کی دو اشاعتوں کو یکجا کیا جا رہا ہے‘ قارئین اور ایجنسی ہولڈرز نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

ایمان کامل کا تقاضا

مولانا اشہد رشیدی

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے اس چیز کو پسند نہ کرے جس کو وہ اپنے لئے پسند کررہا ہے۔'' (رواہ الشیخان)

تشریح:

آج کی خود غرض دنیا کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج بالا پیغام گھٹا ٹوپ اندھیرے میں بھٹکی ہوئی انسانیت کے لئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے' عمدہ کردار' بہترین اخلاق اور وفا شعاری کی اعلیٰ ترین مثال اگر دنیا والوں کو کہیں مل سکتی ہے تو صرف اور صرف اسلامی تعلیمات اور ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں مل سکتی ہے۔

یہ اسلام ہی ہے جس نے عرب کے جنگجو قبائل کو آپس میں شیر وشکر کردیا' انصار ومہاجرین میں بے مثال اخوت قائم کی' انسانی حقوق کے حوالہ سے وہ زریں اصول مرتب فرمائے کہ آج تک دنیا کا کوئی مذہب' کوئی ملک اور کوئی بھی قوم اس کی ادنیٰ سی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے' گویا احترام انسانیت' اور اخوت ومحبت سے بھرپور صالح معاشرہ کی تشکیل اسلام کے دامن سے وابستہ ہونے پر ہی ممکن ہے' لیکن افسوس! دوسروں سے کیا کہا جائے' خود اپنوں نے' اسلام کے نام لیواؤں نے اس دین حق کی تعلیمات کو یکسر نظر انداز کردیا ہے' اور دوسروں کی دیکھا دیکھی دنیا طلبی میں مشغول ہوگئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ روایت کے ذریعہ اہل ایمان کو اسلامی اخلاق سے متصف ہونے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ: اگر ایمان کامل کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونا چاہتے ہو اور حقیقی اور سچے مومن بننا چاہتے ہو تو اپنے اندر ایک خوبی پیدا کرلو' جس کے اندر وہ خوبی پیدا ہوگی اس کا ایمان کامل ومکمل ہوجائے گا' وہ خوبی یہ ہے:

''لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ۔''

ترجمہ:.....''انسان دوسرے کے لئے وہی پسند کرے' جس کو وہ اپنے لئے پسند کرے۔''

اگر غور کیا جائے تو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ معاشرہ کے بگاڑ اور خرابی کی بنیاد اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ ہر آدمی اپنے آپ کو دوسرے سے اعلیٰ و برتر بنانے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور بے حیثیت کرنے میں لگا ہوا ہے' وہ جو مقام اپنے لئے پسند کرتا ہے' دوسرے کے لئے اس کو پسند کرنا تو دور کی بات' اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا ہے' جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کا افضل ترین درجہ متعین کرتے ہوئے ایک روایت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ اپنے اندر یہ خوبی بھی پیدا کرو کہ جو اپنے لئے پسند کرو' وہی دوسروں کے لئے پسند کرو اور جس کو اپنے لئے ناپسند کرو' اس کو کسی اور کے لئے بھی پسند نہ کرو' ارشاد نبویؐ ہے:

''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کو افضل ترین درجہ تک پہنچانے والے اعمال کے بارے میں دریافت کیا' آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کسی سے محبت کرو تو محض اللہ ہی کے لئے کرو (اس میں دنیاوی غرض شامل نہ ہو) اور دشمنی کرو تو محض اللہ ہی کے لئے (اس میں نفسانیت اور ذاتی چپقلش کو دخل نہ ہو) اور تم ہر وقت اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو' حضرت معاذؓ نے سوال کیا کہ اس کے علاوہ اور کون سے اعمال ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تم دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرو اور دوسروں کے لئے اس چیز کو ناپسند کرو جس کو اپنے لئے ناپسند کرو۔''

اسلام میں اس خوبی کی اہمیت:

دنیا کے تمام امور خواہ تجارت ہو یا زراعت‘ صنعت وحرفت ہو یا ملازمت‘ تعلیم وتعلم ہو یا تصنیف وتالیف‘ ہر ایک میں بگاڑ اور فساد کی وجہ یہی غلط سوچ ہے‘ جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو بچنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ اگر مقابلہ آرائی میں حد سے آگے بڑھ کر تجارت پیشہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ دھوکا دہی اور فریب کا معاملہ نہ کریں‘ گاہکوں کو توڑنے کے لئے ناجائز حرکتیں نہ کریں‘ اسی طرح کاشت کاری کرنے والے افراد زمینوں کی حد بندی اور سینچائی کے راستوں کے لئے جھوٹ وفریب سے کام نہ لیں‘ نیز درس وتدریس‘ تصنیف وتالیف میں مصروف افراد اپنی زبان وقلم اور قول وفعل سے کسی کی ناجائز تحقیر وتذلیل نہ کریں‘ دوسروں کو نیچا دکھا کر صرف اور صرف اپنی شان کو اونچا کرنے کی بیہودہ حرکت نہ کریں‘ تو معاشرے کے ہر طبقہ سے اختلاف وانتشار ختم ہو جائے گا‘ فتنہ وفساد مٹ جائے گا‘ بلکہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر انسان دوسرے کے لئے وہ پسند کرنے لگے جس کو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو اور دوسرے شخص کے واسطے ہر اس چیز کو ناپسند کرنے لگے جس کو وہ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے تو صرف جھگڑے اور دلوں کی دوریاں ہی ختم نہیں ہوں گی بلکہ آپس میں بے مثال محبت اور اخوت کی فضا بھی قائم ہو جائے گی۔

دوسروں کو دھوکا دینے والے‘ ذلیل وخوار کرنے والے‘ دوسروں کے حق کو دبانے والے تھوڑی دیر کو یہ تصور کریں کہ اگر اس جگہ وہ ہوں اور کوئی ان کو دھوکا دے‘ ذلیل وبے عزت کرے‘ یا ان کا حق دبائے تو ان کو کیسا لگے گا؟ کیا وہ ان چیزوں کو اپنے لئے پسند کریں گے‘ اگر نہیں اور یقیناً نہیں‘ تو پھر دوسروں کے لئے ایسا کیونکر پسند کرتے ہیں؟ ہر انسان کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ اس کی عزت نفس کا خیال کیا جائے‘ اس کا حق نہ دبایا جائے‘ اس کے ساتھ دھوکا اور ناانصافی نہ کی جائے اور عموماً ان ہی حقوق کے حصول کے لئے جھگڑے اور اختلافات رونما ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج بالا روایت میں اس سے نمٹنے کا بہترین نسخہ پیش فرمایا ہے اور بڑے موثر انداز میں اہل ایمان کو یہ خوبی پیدا کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرو‘ وہی دوسرے کے لئے پسند کرو اور جو اپنے لئے ناپسند کرو‘ اس کو ہرگز دوسرے کے لئے پسند نہ کرو۔

ایک روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس خوبی کی اہمیت کو ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو اس دار فانی سے رخصت ہونے کے بعد جنت کا خواہش مند ہو‘ اس کو اپنے اندر ضرور بالضرور یہ خوبی پیدا کرنی چاہئے کیونکہ جس کے اندر یہ خوبی پیدا ہوگی‘ اس کا نام جنتیوں کی فہرست میں شامل ہو جائے گا۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”حضرت یزید بن اسد قشیریؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم جنت کو (جنت میں جانے کو) پسند کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپؐ نے فرمایا کہ (اس کا طریقہ یہ ہے کہ) تم اپنے بھائی کے لئے وہی تمام چیزیں پسند کرنے لگو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔“ (مسند احمد)

اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ جنت میں داخلہ نصیب فرمائے گا‘ کیونکہ جس کے اندر یہ خوبی ہوگی‘ وہ سچائی کا عادی ہوگا‘ ظلم وناانصافی سے اس کو نفرت ہوئی‘ دوسروں کے حقوق ادا کرتا ہوگا‘ ہر ایک کو احترام وعزت کی نگاہ سے دیکھنا اس کی سرشت میں داخل ہوگا اور خلق خدا اس کے ضرر سے محفوظ ہوگی‘ یہ وہ اوصاف ہیں جو انسان کو اللہ کا منظور نظر بنا دیتے ہیں‘ اور وہ آخرت کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے‘ گویا مندرجہ بالا خوبی جس طرح جنت میں دخول کا ایک اہم ذریعہ ہے‘ اسی طرح یہ خوبی گناہگاروں اور نافرمانوں کو جہنم کی آگ سے بچانے میں بھی بھرپور مدد دے گی۔ چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن العاصؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہے اور جنت میں داخل ہو جائے‘ تو اس کو دو چیزوں کا اہتمام کرنا چاہئے: (۱) اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ رب العزت اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو‘ (۲) اور لوگوں کے ساتھ اس طرح کا معاملہ کرتا ہو جس کو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو۔“ (رواہ مسلم)

چند واقعات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم‘ صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ نے اس صفت کو اپنایا اور اپنے اندر بدرجہ اتم اس خوبی کو پیدا کیا‘ جن کے تفصیلی ذکر سے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

تاریخ کی کتابیں بھری پڑی ہیں‘ بطور مثال کے چند واقعات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں:

۱:.....حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ اے ابوذرؓ! میں تمہارے اندر ایک طرح کا ضعف اور کمزوری محسوس کررہا ہوں‘ اس کمزوری میں مبتلا ہونے کی صورت میں جو میں اپنے لئے پسند کرتا‘ وہی میں تمہارے لئے پسند کرتے ہوئے تم کو دو نصیحتیں کرتا ہوں: (۱) تم کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ مت کرنا‘ (۲) اور کبھی یتیم کے مال کا نگران مت بننا۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”اے ابوذرؓ! میں تمہارے اندر ایک طرح کی کمزوری محسوس کررہا ہوں‘ میں تمہارے لئے وہ چیز پسند کروں گا جو میں اپنے لئے پسند کرتا‘ تم کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ مت کرنا اور کبھی یتیم کے مال کا نگران مت بننا۔“ (رواہ مسلم)

۲:.....ایک بزرگ حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ اپنے گدھے کو بیچنے کے لئے بازار کی طرف لے کر چل دیئے‘ راستہ میں ایک صاحب ملے اور ان سے کہنے لگے کہ اے محمد بن واسع! کیا آپ اس گدھے کو میرے لئے پسند کریں گے؟ اگر آج کے دور کے کسی تاجر سے اس کے مال کے بارے میں معلوم کیا جائے تو اس کی خوبیاں بیان کرتے کرتے زمین آسمان ایک کردے گا‘ حتیٰ کہ جھوٹ بولنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا‘ لیکن حضرت محمد بن واسع رحمہ اللہ نے اس سائل کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جہاں تک تمہارے لئے پسند کرنے کا سوال ہے؟ تو سنو! میرا اس کو بیچنا اس بات کی دلیل ہے کہ میں اس کو اپنے لئے پسند نہیں کررہا ہوں اور جب میں اس کو اپنے لئے پسند نہیں کررہا ہوں‘ تو تمہارے لئے کیسے پسند کرسکتا ہوں؟

۳:.....ہمارے ماضی قریب کے اکابر میں سے خصوصاً شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنوں کی مخالفتیں برداشت کیں‘ گالیاں کھائیں اور ظلم وستم سہے لیکن جس چیز کو اپنے اور اپنی قوم کے لئے مفید اور صحیح سمجھا‘ اس کو پوری مضبوطی اور دیانت داری کے ساتھ اخیر تک دوہراتے رہے‘ خواہ وہ ملک کی تقسیم کا مسئلہ ہو یا ظلم وستم ڈھانے والی انگریز حکومت کی مخالفت کرتے ہوئے آزادی وطن کی جدوجہد میں حصہ لینا ہو‘ آپ نے ہر موقع پر: ”یحب لاخیہ مایحب لنفسہ“ کے فرمان نبوی پر عمل کیا اور اپنے مسلمان بھائیوں تک وہ باتیں پہنچاتے رہے‘ جن کو مذہبی‘ سیاسی‘ معاشی اور معاشرتی طور پر ان کے لئے مفید سمجھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

☆☆.........☆☆

عورتوں کیلئے گھر میں آرام

سب سے اونچا کام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ لئے جارہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض عورتوں کو پیچھے چلتے ہوئے دیکھا تو پوچھا:

کیا تم اسے (یعنی میت کو) اٹھارہی ہو؟

انہوں نے کہا: نہیں۔

آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس کے دفن میں حصہ لوگی؟

انہوں نے کہا: نہیں۔

آپؐ نے فرمایا: جب تمہارا کوئی کام نہیں تو آخر آنے کی کیا ضرورت تھی؟ تمہیں اس کا کچھ اجر نہ ملے گا‘ واپس جاؤ اپنے سروبال لے کر۔

(فتح الباری ج:۳)

مرسلہ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی‘ مانسہرہ

☆☆.........☆☆

دیندار حضرات کیلئے خوشخبری

وہ حضرات جن کو اپنی گاڑی کے چھن جانے اور چوری ہوجانے کا خدشہ ہے‘ اور وہ الحمدللہ! انشورنس سے حرام ہونے کی وجہ سے اجتناب کرتے ہیں‘ وہ آج ہی اپنی گاڑی میں "TRACKER" ”ٹریکر“ لگوائیں۔

ٹریکر کی خصوصیات: ☆.....گاڑی چھن جانے کی صورت میں فوراً بلاک ہونا‘ ☆.....انٹرنیٹ کے ذریعے اپنی گاڑی کی صحیح سمت اور پوزیشن کا معلوم ہونا‘ ☆.....جغرافیائی حد بندی اور دیگر بے شمار خصوصیات‘ مختلف پیکج کے ساتھ مختلف سہولیات۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں فون: 2425175-2424853-2400495

موبائل: 0300-8232397-0304-2107777 قارئین ”ختم نبوت“ کیلئے خصوصی رعایت

عصری تعلیم اور اہلِ اسلام کی ذمہ داریاں

مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان

یہ بات ہر اس شخص پر واضح وظاہر ہے جو ذرا بھی عقل وشعور رکھتا ہو اور دانش وبینش کا حامل ہو کہ تعلیم' انسانی ضروریات میں سے ایک اہم ترین ضرورت اور روحانی فضائل میں سے ایک بلند ترین فضیلت ہے' علم وتعلیم ہی وہ جوہر لازوال ہے' جس کے سامنے فرشتوں کو سرنگوں ہونا پڑا اور جس کی بنا پر انسان مسجود ملائک بنا اور یہی وہ وصف ہے کہ شرافت انسانی اور کرامت انسانی جس پر مرتب ہوتی ہے' یہ وہ باتیں ہیں جن میں دورائے نہیں ہوسکتیں۔

علم کی تعریف ومقصد:

مگر یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ علم وہی ہے جس سے انسان کو انسانیت کا سبق ملے' اخلاق فاضلہ میں رسوخ حاصل ہو' تہذیب وشرافت پروان چڑھے اور اس کے ساتھ وہ حق وباطل میں تمیز' مغز وپوست میں فرق اور صلاح وفساد میں امتیاز کرنے کی صلاحیت بخشتا ہو' اور انسان کو صراط مستقیم پر گامزن کرتا ہو اور رضائے الٰہی اور قرب خداوندی کی دولت سے مالا مال کرتا ہو' اس کی کوئی پروا نہیں کہ وہ سائنس وٹیکنالوجی کے علوم ہوں یا طب وانجینئرنگ کے فنون' تاریخ وفلسفہ کے اسباق ہوں یا زبان وادب کے درس۔ اگر یہ تمام علوم وفنون انسان کو اس مقصد تک پہنچاتے ہیں جو ابھی مذکور ہوا تو بلاشبہ یہ علوم وفنون ہیں اور اگر اس مقصد تک نہیں پہنچاتے تو یہ سب ایک شعبہ جنون ہے۔ علامہ اقبال نے کہا ہے:

جوہر میں ہو لا الٰہ تو کیا خوف
تعلیم ہو گو فرنگیانہ

تعلیم اور ہمارے اسلاف:

چنانچہ جس دور میں یہ تمام علوم وفنون اہل اسلام کے ہاتھوں پروان چڑھ رہے تھے' ان علوم وفنون سے انسان کو انسانیت کا سبق' شرافت کا درس' اخلاق فاضلہ میں رسوخ' حق وباطل میں تمیز وپہچان کی صلاحیت' بھرپور طریقے پر حاصل ہوتی رہی اور انسان ہدایت کی شاہراہ پر گامزن اور صراط مستقیم پر قائم تھا' سائنس کا ہر سبق اس کے لئے وجود خداوندی اور توحید باری کا سبق تھا' ٹیکنالوجی کے فنون اس کے لئے قدرت خداوندی پر یقین کا باعث بن جاتے تھے' تاریخ کے واقعات اور اقوام کے عروج وزوال کی داستانیں اس کے لئے عبرت وموعظت کے اسباب قرار پاتے تھے اور وہ ان سے ہدایت حاصل کرنے پر مجبور ہوجاتا تھا' غرض یہ کہ یہ تمام علوم وفنون اس کی رہنمائی کرتے تھے اور وہ رضائے الٰہی کی دولت سے مالامال ہوجاتا تھا۔

زوالِ اسپین کے بعد:

مگر اسپین کے زوال کے بعد جب یہ تمام علوم وفنون' جن کو ہمارے اسلاف نے ایمانی فراست اور روحانی حرارت کے ذریعہ پروان چڑھایا تھا اور ان علوم وفنون سے انسانیت کی خدمت لیتے رہے تھے' الحاد ودہریت کے شکار لوگوں' خدا اور رسول کے باغیوں' انسانیت وشرافت سے محروم لوگوں' حرص وہوس کے پجاریوں کے ظالمانہ ومجرمانہ پنجے اور قبضے میں چلے گئے تو ان علوم وفنون کو ان کے اصل مقصد ومنشاء کے خلاف استعمال کیا جانے لگا اور اپنے ذاتی مفادات کے لئے ان کا کھلے طور پر استحصال کیا جانے لگا' اور یہ ملحد وزندیق اور اہل حرص وہوی لوگ اپنی مکاری وعیاری' چالاکی وچال بازی سے شعبہ تعلیم پر چھاتے چلے گئے' یہاں تک کہ ان علوم وفنون کو انہوں نے خدا اور رسولؐ سے بغاوت' مذہب وایمان سے عداوت' انسانیت وتہذیب سے تلعب واستہزاء اور اخلاقی اقدار کی تحقیر وتوہین کے لئے استعمال کرنا شروع کردیا۔

آج کے دور میں علم وتعلیم نام ہی اس بات کا ہے کہ مذہب وایمان کو فضول اور بے کار چیز سمجھا جائے' اخلاقی اقدار جیسے شرم وحیا' تواضع وانکساری اور احسان وسلوک وغیرہ کو عجز وکمزوری پر محمول کیا جائے اور انسانی اقدار کو دقیانوسی ٹھہرایا جائے اور اس کے برعکس ہر بے حیائی اور بے شرمی کو تعلیم کا لازمہ' ہر بے ایمانی اور بداعتقادی کو عقل وشعور کا نتیجہ اور ہر بداخلاقی وبدتہذیبی کو روشن خیالی کا اثر قرار دیا جائے۔

موجودہ تعلیم کے خطرناک نتائج:

یہ افسوسناک صورتحال جن خطرناک وتباہ کن

نتائج پر منتج ہوئی اور ہو رہی ہے' وہ آج ہمارے سامنے ہیں' جن کا خلاصہ درج ذیل میں پیش کیا جاسکتا ہے:

ا:..... ہمارے بچے جب ان اسکولوں میں جاتے اور وہاں کے نظام ونصاب کے مطابق تعلیم حاصل کرتے ہیں تو ان کے دلوں سے ایمان واسلام بلکہ مذہب کی عظمت واہمیت یکسر ختم ہوجاتی ہے اور وہ اس کو محض ایک فضول چیز سمجھنے لگتے ہیں۔

۲:..... جو لوگ کچھ مذہبی قسم کے ہیں' انہوں نے اس تعلیم کا یہ اثر قبول کیا کہ دین ودنیا کو دو خانوں میں بانٹ دیا اور مذہب ودین کو زندگی کا پرائیویٹ معاملہ کہہ کر اس کو مدارس ومساجد اور نماز روزہ تک ہی محدود ومقید کردیا اور زندگی کے دیگر مراحل ومواقع میں پوری طرح اسلام سے آزاد ہوگئے' حالانکہ یہ ذہنیت خالص عیسائی اور یہودی ذہنیت ہے۔

۳:..... بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں میں اسلام کے بنیادی عقائد اور بہت سے احکام کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا ہوگئے اور وہ بے اطمینانی و بے اعتمادی کا شکار ہوگئے' پھر ان میں سے جو بزدل ہیں' وہ تو دل ہی دل میں ان شکوک وشبہات کو لئے پھر رہے ہیں اور جو جری ہیں وہ برملا اسلام پر حملہ کرتے رہتے ہیں' چنانچہ اخبارات وجرائد ان کا پتا دیتے رہتے ہیں۔

۴:..... عفت وعصمت' پاکیزگی وپاکدامنی کی کوئی فضیلت واہمیت دلوں میں باقی نہ رہی بلکہ عفت وعصمت کی قدروں کو پامال کرنا ایک فیشن بن گیا اور جو شرم وحیاء اور عصمت کی بات کرے وہ ان لوگوں کی نظر میں دقیانوسی اور حالات زمانہ سے بے بہرہ اور تاریک خیال ٹھہرایا گیا۔

۵:..... اخلاق وشرافت' تہذیب وانسانیت کی جگہ حیوانیت ودرندگی اور شیطانیت نے لے لی' اور انسانیت واخلاق کی توہین کرنا' ایک محبوب مشغلہ بن گیا' اب یہ لوگ کھڑے ہوکر پیشاب کریں تو روشن خیالی' کوئی بیٹھ کر پیشاب کرے تو دقیانوسی' یہ لوگ کھڑے ہوکر کھائیں' آدھا کھانا گر رہا ہو اور بدتہذیبی کا مظاہرہ کر رہا ہو' تو عین روشن دماغی ہے' اور کوئی مولوی ان کو بتائے کہ ادب وسلیقہ سے' دسترخوان پر بیٹھ کر' انسان بن کر' نوش فرمائیں تو یہ مولوی تاریک خیال' پھر اس کی تاریک خیالی کے چرچے' ان روشن دماغوں کے فرائض تبلیغ میں داخل' تاکہ کوئی مولوی جیسا تاریک خیال دنیا میں باقی نہ رہے۔

۶:..... چونکہ اس تعلیم کا مقصد' محض تن پروری وتن آسانی' عیش پرستی ہی دماغوں میں بٹھایا جاتا ہے' اس لئے ہر تعلیم یافتہ حرص وہوس کا غلام بن کر آتا ہے اور مال ودولت کے جمع کرنے میں اندھا' بہرا ہوکر لگ جاتا ہے' نہ حلال وحرام کی تمیز سے اس کو کوئی دلچسپی ہوتی ہے اور نہ انسانی ہمدردی و غمخواری سے کوئی واسطہ' ڈاکٹر ہو تو بیماروں سے جتنا اور جس طرح ہڑپ کرسکتا ہے وہ کرے گا' اس کو بیمار کی شفایابی وعلاج سے زیادہ اپنی جیب اور اپنے پیٹ کی فکر ہوگی' اسی طرح شادی کے موقع پر لڑکی والوں سے بٹورنے کی ہر تعلیم یافتہ کو فکر لگی رہتی ہے' کیونکہ اس نے ڈاکٹر وانجینئر وغیرہ بننے کے لئے لاکھوں روپے خرچ کئے تھے اور وہاں دیا تھا تو اب یہاں لینے کی فکر ہوتی ہے۔

۷:..... اس تعلیم سے مقصد ہی عیش وآرام اور مال ودولت ہے' تو غریبوں سے نفرت اور حقارت کے ناپاک جذبات بھی اس طبقہ میں لازمی طور پر پیدا ہوجاتے ہیں' اس لئے یہ طبقہ اپنی سوسائٹی ہی الگ بناتا ہے حتیٰ کہ اکثر ان میں ایسے ہیں جو مساجد میں آنا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں' کیونکہ مساجد میں غریب طبقہ ہی زیادہ ہوتا ہے' اسی طرح یہ طبقہ علماء کی خدمت میں مساجد میں جانے اور ان کے مواعظ وغیرہ سننے سے بھی دور رہتا ہے' کیونکہ علماء کا طبقہ بھی عام طور پر غریب ومسکین اور سادہ سیدھا ہوتا ہے' نیز ان کے گھر کی شادیوں اور دیگر تقریبات میں بھی صرف کاروں اور بنگلوں والے اور سوٹ بوٹ میں ملبوس لوگ ہی بلائے جاتے ہیں' وہ غریبوں کو بلانے میں اپنی توہین سمجھتے ہیں۔

یہ چند موٹی اور بالکل ظاہر وواضح خرابیاں اور برائیاں ہیں' جو آج کی عصری تعلیم سے تعلیم یافتہ طبقے اور پڑھنے والے بچوں میں پیدا ہوتی ہیں' ان میں سے بعض تو ایسی ہیں' جن سے ایمان ہی رخصت ہوجاتا ہے اور بعض وہ ہیں جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہونے کی وجہ سے سخت گناہ اور معصیت ہیں۔

عیسائی مشنری اسکول زیادہ خطرناک:

یہ تو عصری تعلیم گاہوں اور وہاں کے نظام پر ایک عمومی تبصرہ ہے' لیکن اگر عیسائی مشنری تعلیم گاہوں پر خصوصیت سے نظر کی جائے تو اس کی خطرناک اور زیادہ محسوس ہوگی' کیونکہ ان مشنری اسکولوں کا مقصد ہی یہ ہے کہ مسلمانوں میں بداعتقادی کا بیج بویا جائے اور ان کو ان کے مذہبی ورثہ سے دور کردیا جائے' جس کی وجہ سے وہ اگرچہ عیسائی نہ ہوں' تاہم مسلمان بھی باقی نہ رہیں۔

علامہ اقبالؒ کی روشن خیالی اور دور اندیشی سے کس کو اختلاف ہوگا؟ انہوں نے یورپ کی درسگاہوں میں تعلیم حاصل کی' وہاں کے اچھے برے کو قریب سے دیکھا' وہاں کی اقوام کا مزاج بھی دیکھا' پھر یہاں کے حالات بھی دیکھتے رہے۔ غرض یہ کہ ایک فلسفی کی حیثیت سے انہوں نے ہر چیز کا بنظر غائر

مطالعہ کیا' پھر ان عیسائی اسکولوں کی تعلیم اور ان کے نظام پر جو خیال ظاہر کیا' اس کو سنئے:

اور یہ اہل' کلیسا کا نظام تعلیم
ایک سازش ہے فقط دیں و مروت کے خلاف

ایک امریکن خاتون محترمہ مریم نے' جو ۱۹۶۰ء میں یہودیت سے تائب ہوکر مسلمان ہوئیں' اپنی کتاب "اسلام اور آج کی مسلمان خاتون" میں لکھا ہے:

"مسلمان ماں کو کسی بھی قیمت پر اپنے بچوں کو عیسائی مشنری اسکول یا کانونٹ میں بھیجنے پر نہیں نہ ہونا چاہئے' جہاں ان بچوں کو پوری طرح اپنے مذہبی و معاشرتی ورثہ سے الگ کردیا جاتا ہے' اگرچہ یہ بھی یقین کرنا چاہئے کہ سرکاری اسکول بھی کچھ زیادہ تسلی بخش سامان مہیا نہیں کرتے۔" (صفحہ:۱۳)

ایک مغربی مصنف کا انتباہ:

اسی طرح ایک اور مغربی مصنف محمد اسد نے مغربی نظام تعلیم اور اسکولوں کی تربیت کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے' وہ بھی چونکا دینے والے ہیں' چنانچہ وہ اپنی کتاب (Islam at the Crossroad) میں لکھتے ہیں:

"مسلم نوجوانوں کی مغربی تعلیم ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام پر ایمان و یقین رکھنے والے' اپنے آپ کو اس مخصوص الٰہی تمدن و تہذیب کا نمائندہ سمجھنے کے قابل نہ رکھے گی جو اسلام لے کر آیا ہے۔" (صفحہ:۸۴)

اس کے بعد پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:

"جو کچھ بھی ہو' اس میں شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ "ان روشن خیالوں" کے اندر دینی عقائد بڑی تیزی کے ساتھ کمزور ہوتے جارہے ہیں' جن کی تعلیم مغربی بنیادوں پر ہوئی ہے۔" (صفحہ۱۰۰)

مسلمانوں کی پوری تعلیمی پسماندگی اور بے بضاعتی ان مہلک اثرات کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو دینی بنیادوں پر مغربی تعلیم کی اندھی تقلید کی وجہ سے مرتب ہوں گے۔ (صفحہ:۱۰۰)

بعض بلکہ اکثر لوگ آج مسلمانوں کی تعلیمی پسماندگی کا رونا روتے ہیں اور ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہو اور جیسا بھی بن پڑے' وہ عصری علوم حاصل کریں' ایسے لوگ محمد اسد کی اس عبارت کو بار بار پڑھیں اور غور کریں کہ اس نے کیا کہا ہے:

"بلاشبہ پسماندگی بُری چیز ہے' مگر مغربی تعلیم پر اندھا دھند فریفتہ ہونا اور اس کو جوں کا توں از اول تا آخر لے کر خوش ہوجانا' ایمان اور دینی بنیادوں پر کیا مہلک اثرات مرتب کرتا ہے؟ اس کا موازنہ تعلیمی پسماندگی سے کیا جائے تو اس پسماندگی کی کوئی حیثیت نہ ہوگی' بشرطیکہ ایمان و اسلام کی قدر دل میں ہو۔"

نصاب اور مشرکانہ ذہنیت:

اس کے بعد عصری تعلیم گاہوں کا ایک سرسری جائزہ لیجئے تو معلوم ہوگا کہ یہ اسکول ایمان کے لئے کس قدر خطرناک ہیں اور اسکولوں میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے' اس میں انگلش زبان کی ہر کتاب میں مشرکانہ و کافرانہ ذہنیت کارفرما نظر آتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس نصاب کو پڑھنے والے بچوں پر اس کے اثرات ضرور مرتب ہوتے ہیں۔

تیسری جماعت کی کتاب "Rhythm in Reading" جو بھارتی ریاست کرناٹک میں منظور شدہ ہے' اس میں ایک واقعہ اس طرح درج ہے کہ:

"ایک لکڑھارا اپنی کلہاڑی سے درخت کاٹ رہا تھا' کلہاڑی چھوٹ کر ندی میں گر پڑی جو قریب ہی بہہ رہی تھی' وہ پریشان ہوا تو سورج کا خدا "اپالو" ظاہر ہوا اور ندی میں کود گیا اور اس کی کلہاڑی لاکر دی......الخ"

اس واقعہ کی حکایت میں "سورج کا خدا" کے الفاظ ایک سادہ ذہن بچہ پر کس قسم کے اثرات چھوڑیں گے؟ نیز خدا کا سامنے ظاہر ہونا' بات کرنا' دریا میں کودنا' کیا غیر اسلامی ذہن کی پیداوار نہیں؟ اور مشرکانہ و کافرانہ ذوق کی چیزیں نہیں؟

میں نے ایک چھ سات سالہ بچی کی جو دوسری جماعت میں زیر تعلیم تھی' اس کیا یک کاپی دیکھی' اس میں ایک سوال و جواب اس طرح لکھا ہوا تھا:

سوال: Who Is God? خدا کون ہے؟

جواب: God is our father خدا ہمارا باپ ہے۔

غور کیجئے کہ یہ "خدا کو باپ قرار دینا" کیا عیسائی ذہنیت اور مشرکانہ عقیدہ نہیں ہے؟ ہمارے بچے اسکول پڑھ کر کیا مسلمان باقی رہ سکتے ہیں؟ یہاں یہ بھی عرض کردوں کہ یہ بچی کسی عیسائی اسکول کی طالبہ نہیں تھی' بلکہ ایک مسلمان کے زیر نگرانی چلنے والے اسکول کی طالبہ تھی' مگر چونکہ وہاں کا نصاب و نظام ہی مغربی افکار اور بنیادوں پر مرتب ہوا ہے' تو سب اس کی لپیٹ میں آئے ہوئے ہیں۔

مغربی نظام تعلیم کے اثرات:

اسی وجہ سے اس نظام کے تحت پرورش پانے والے لوگ عام طور پر بے دینی اور الحاد و دہریت یا کم از کم دین و مذہب کے بارے میں تشکک و

تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں اور اسلام اور اس کی تعلیمات پر حملے کرنے میں بھی کوئی باک محسوس نہیں کرتے' علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ نے اپنے خطبات میں فرمایا ہے:

جدید تعلیم میں مذہبی اثر نہ ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ سینکڑوں تعلیم یافتہ' مذہبی مسائل کو تقویم پارینہ سمجھتے ہیں' اخباروں میں آرٹیکل نکلتے ہیں کہ اسلام کا قانون وراثت خاندان کو تباہ کر دینے والا ہے' اس لئے اس میں ترمیم ہونی چاہئے' ایک صاحب نے مضمون لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تھے' پیغمبر تھے' مدینہ جا کر بادشاہ ہو گئے اور اس لئے قرآن مجید میں جو مدنی سورتیں ہیں وہ خدائی احکام نہیں بلکہ شاہانہ قوانین ہیں' ایک موقع پر مجھ سے لوگوں نے لیکچر دینے کی درخواست کی' میں نے پوچھا: کس مضمون پر لیکچر دوں؟ ایک گریجویٹ مسلمان نے فرمایا کہ: اور چاہے جس مضمون پر تقریر کیجئے' لیکن مذہب پر نہ کیجئے' ہم لوگوں کو مذہب نام سے گھن آتی ہے۔ (نقل کفر کفر نہ باشد)

یہ صرف دو' چار اشخاص کے خیالات نہیں' مذہبی بے پروائی کی عام وبا چل رہی ہے' فرق یہ ہے کہ اکثر لوگ دل کے خیالات دل میں رکھتے ہیں اور بعض دلیر طبع لوگ ان کو ظاہر بھی کر دیتے ہیں۔"

(خطبات شبلی: ۵۸'۵۹)

علامہ اقبالؒ جو انہی کالجوں کے پروردہ' یورپی دنیا اور وہاں کے لوگوں کی عیاریوں و مکاریوں سے خوب واقف تھے' انہوں نے انہی حالات کے مطالعہ و مشاہدہ کے بعد کہا تھا:

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغ تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے شارح اقبالیات پروفیسر یوسف سلیم چشتی نے لکھا ہے:

"تعلیم حاصل کر کے نوجوانوں کو سرکاری ملازمت تو بے شک مل جاتی ہے' لیکن اس مغربی تعلیم کی وجہ سے ان کے اندر الحاد کا رنگ بھی پیدا ہو جاتا ہے' مسلمان کے گھر میں دولت آ رہی ہے' لیکن کفر کی لعنت بھی اس کے ساتھ ساتھ داخل ہو رہی ہے' تو ایسی دولت کس کام کی؟ واضح ہو کہ مغربی تعلیم کے مضر ہونے پر اقبال نے ۱۹۱۳ء میں فیصلہ صادر کیا تھا اور قوم اس وقت سے لے کر تا ایں دم اسی سم قاتل کو نوش جان ناتواں فرما رہی ہے' تو ناظرین خود اندازہ کر لیں کہ مریض اب کس منزل میں ہوگا؟" (بانگ درا)

غرض یہ کہ مغربی تعلیم کی ساخت و پرداخت ہی کچھ اس طرح واقع ہوئی ہے کہ اس سے کفر و شرک' بغاوت و طغیانی اور الحاد و دہریت کے جذبات و خیالات جنم لیتے اور پرورش پاتے ہیں' کیونکہ ان تعلیم گاہوں میں علوم و فنون کی تعلیم کا جو منبع ہے' وہ مغربی ثقافت و تہذیب کے مزاج و خصوصیات سے تشکیل پایا ہوا ہے' اور ان فکری و فلسفیانہ رجحانات کا آئینہ دار ہے' جن سے مغربی ثقافت و تہذیب پروان چڑھی ہے۔

مشنری اسکولوں میں عیسائیت کا پرچار و تعلیم:

عیسائی مشنری اسکولوں' جن کی ہمارے معاشرے میں خاصی مانگ ہے اور وہ مسلم سماج میں بڑی عزت و توقیر کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں اور مسلمان بچوں کی اکثریت ان میں زیر تعلیم ہے' حتیٰ کہ بعض عیسائی کانونٹوں میں ساٹھ سے ستر فیصد تک مسلمان طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں' ان میں سے بیشتر اسکولوں میں باقاعدہ عیسائیت کا پرچار ہوتا ہے بلکہ تعلیم ہوتی ہے اور اس سے بھی آگے چرچ لے جا کر عملی طور پر طلبہ کو ان کے مذہبی مراسم ادا کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

اس جگہ اس واقعہ کا ذکر کرتا چلوں کہ ایک خاتون جن سے ہمارے خاندانی مراسم ہیں' وہ میرے گھر اپنے بچوں کو قرآن پاک اور دینیات کی تعلیم کے لئے لایا کرتی تھیں' ایک دن وہ روتے ہوئے آئیں' جب رونے کی وجہ پوچھی گئی تو بتایا کہ ابھی آتے ہوئے راستہ میں اچانک میرے دونوں بچے نظر نہ آئے تو میں ادھر ادھر نظریں دوڑاتی رہی' اچانک میری نظر راستہ میں بنے ہوئے مریم یا عیسیٰ علیہما السلام کے ایک بت پر پڑی تو دیکھا کہ وہاں میرے دونوں بچے بت کے سامنے گھٹنے ٹیک کر ہاتھ جوڑے ہوئے ہیں' یہ دیکھ کر میں وہاں گئی اور ان کو مار کر لے آئی' اس پر بچے کہتے ہیں کہ ہم نے کیا بُرا کیا ہے؟ یہ کام تو ہم اسکول میں روزانہ کرتے ہیں۔

وہ خاتون کہنے لگی کہ اس پر مجھے رونا آ رہا ہے' میں نے کہا: قصور بچوں کا نہیں' آپ والدین کا ہے' جو محض دنیا کے لئے دین سے بے فکر ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اس واقعہ سے سمجھا جا سکتا ہے اور سمجھنا چاہئے کہ یہ عیسائی مشنری اسکول کس طریقہ پر بچوں کو ایمان و اسلام سے دور اور کفر' شرک اور عیسائیت سے قریب کر رہے ہیں؟

مشنری اسکولوں میں بائبل کے اسباق:

اسی طرح بہت سارے اسکولوں میں بائبل کے اسباق کو لازم کردیا گیا' بلکہ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ بعض اسکولوں میں' بائبل کے سبجیکٹ میں ناکام ہوجانا' اگرچہ دوسرے تمام مضامین میں کامیاب ہو' مانع ترقی ہے' حالانکہ اسلامی نقطۂ نظر سے بائبل کا پڑھنا حرام ہے' سوائے اس کے کہ کوئی تحقیق کا کام کرنے والا عالم محقق تردید کے لئے مطالعہ کرے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تورات کا نسخہ لاکر مطالعہ کرنے لگے' یہ دیکھ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور غصہ کی وجہ سے سرخ ہوگیا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ عمر! تم اللہ کے نبی علیہ السلام کا چہرہ نہیں دیکھتے؟ حضرت عمر نے جو آپ کا چہرہ دیکھا' تو پریشان ہوگئے اور بار بار اللہ و رسولؐ کے غضب سے پناہ مانگنے لگے' اس سے آپ کا غصہ کم ہوا' پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تم میں نازل ہوجائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرلو' تو تم سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے۔'' (مشکوٰۃ:۳۲)

جب اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرامؓ کے لئے اس کو برداشت نہیں فرمایا تو اندازہ کرلو کہ ان بچوں کے لئے جن کی لوح دل ہر نقش کو قبول کرلیتی ہے' ان کے لئے اس تعلیم' پھر اس کے لئے محنت' تیاری اور اس کے اسباق میں کامیابی کی فکر کو کس طرح جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟ یا کس طرح اس کو برداشت کیا جاسکتا ہے؟

☆☆..............☆☆

لیکن خود اپنی فکر خود اپنی نظر کہاں؟

حضرت جگر مرادآبادیؒ

بے ربطِ حسن و عشق یہ کیف و اثر کہاں
تھی زندگی عزیز' مگر اس قدر کہاں

تیرے بغیر رونقِ دیوار و در کہاں
شام و سحر کا نام ہے شام و سحر کہاں

کیا جانئے خیال کہاں ہے نظر کہاں
تیری خبر کے بعد پھر اپنی خبر کہاں

ہر جلوۂ جمال ہے برق ریز پا
اے دل یہاں تجلی بار دگر کہاں

مانا کہ محتسب بھی بڑا باشعور ہے
لیکن اسے نزاکتِ غم کی خبر کہاں

مل کر ہجوم جلوہ میں خود جلوہ بن گئی
پہنچا ہے کس جگہ سے مقامِ نظر کہاں

آج اس کی مہمان ہے کل اس کی مہماں
اس خانماں خراب محبت کا گھر کہاں

کہنے کو اہل علم کی کوئی کمی نہیں
لیکن خود اپنی فکر خود اپنی نظر کہاں

ترک تعلقات کو مدت گزر چکی
ظالم ترے خیال سے پھر بھی مفر کہاں

ہر اعتبار دوست پہ صدقے ہزار جاں
لیکن وہ کیف وعدۂ نامعتبر کہاں

عرصہ ہوا کہ رسم محبت بدل گئی
دامن سے وہ معاملہ چشم تر کہاں

ہر گام پر ہے منزل تو جستجو طلب
جاتا ہے سر اٹھائے ہوئے بے خبر کہاں

صد عشرت نگاہ مسلسل خوشا نصیب
لیکن لطافتِ نگہ مختصر کہاں

ہر چند کائناتِ دو عالم میں اے جگر
انساں ہی ایک چیز ہے انساں مگر کہاں

سلام...... ایک جامع دعا

قمرالدین قاسمی

دنیا کی ہر مہذب قوم میں اس کا رواج ہے کہ جب آپس میں ملاقات کرتے ہیں تو کوئی کلمہ آپس کی موانست اور اظہار محبت کے لئے کہتے ہیں' لیکن موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلامی سلام جتنا جامع ہے کوئی دوسرا ایسا جامع نہیں' کیونکہ اس میں صرف اظہار محبت ہی نہیں بلکہ ساتھ ساتھ ادائے حق محبت بھی . ہم کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ تم کو تمام آفات اور آلام سے سلامت رکھے' تم پر سلامتی ہو' تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں' تم ہر طرح عافیت سے رہو' سلام سلامتی کی ایک بہترین دعا ہے' اور اسلام نے مسلمانوں کو آپس میں سلام کرنے کا جو طریقہ سکھایا ہے وہ مذہب اسلام کا ایک بڑا احسان ہے' اس دعا کو اگر سمجھ کر کیا جائے اور سمجھ کر سنا جائے تو محسوس ہوگا کہ اس میں کس قدر خیر خواہی موجود ہے اور دلوں کو جوڑنے کے لئے یہ کیسا کامیاب طریقہ ہے' یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر تعلیم فرمائی ہے: ''افشوا السلام'' سلام کو عام کرو' اور اس کو افضل الاعمال قرار دیا' اس کے فضائل و برکات بیان فرمائے' ایک حدیث میں ہے:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہ ہوگے یہاں تک کہ مومن نہ ہو جاؤ اور مومن اس وقت تک نہ ہوگے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو' کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جس کو اختیار کرکے تم باہم محبت کرنے لگو' تو وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔'' (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق بیان فرمائے ہیں' ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ جب بھی اس سے ملے تو سلام کرے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں' جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے۔'' (مشکوٰۃ)

سلام میں پہل کرنے کا ثواب:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام میں پہل کرنے والے کے لئے بڑے ثواب کی خوشخبری دی ہے:

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ مقرب ہوتا ہے۔'' (ترمذی)

سلام میں پہل اور ابتدا کرنا دراصل کبر سے پاک ہونے کی علامت ہے' پھر ویسے بھی دیکھا جائے تو محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ مسلمان آگے بڑھ کے اپنے بھائی کے لئے خیر خواہی کا اظہار کرے۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص سواری پر ہو اس کو چاہئے کہ پیدل چلنے والے کو خود سلام کرے اور جو چل رہا ہو' وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے' اور جو لوگ تعداد میں کم ہوں' وہ کسی بڑی جماعت پر گزریں تو ان کو چاہئے کہ سلام کی ابتدا کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر سلام میں پہل فرماتے تھے اور عورتوں اور بچوں کو بھی پہلے سلام کرتے تھے:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر چند بچوں کے پاس سے ہوا جو کھیل رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کیا۔'' (ابوداؤد)

سلام کی کثرت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر پسند تھی؟ اس کا اندازہ اس حدیث سے ہو سکتا ہے کہ ایک مسلمان سے بار بار ملاقات ہو تو ہر

مرتبہ سلام کرنا چاہئے اور جس طرح اول ملاقات کے وقت سلام کرنا مسنون ہے' اسی طرح رخصت کے وقت بھی سلام کرنا مسنون اور ثواب ہے۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے' پھر اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت' دیوار یا کوئی پتھر آ جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے۔'' (ابوداؤد)

حدیث میں ہے کہ جب آدمی اپنے گھر میں جائے تو اپنے گھر والوں کو سلام کرنا چاہئے کہ اس سے اس کے لئے بھی برکت ہوگی اور اس کے گھر والوں کے لئے بھی' حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور پر اپنے اہل خانہ کو سلام کی ہدایت فرمایا کرتے تھے:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹا! جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو' یہ تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا سبب ہوگا۔'' (ترمذی)

سلام کے فوائد:

سلام کا سب سے بڑا فائدہ تو سلام کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب' اس کی رضا اور خوشنودی کا حصول ہے' نیز آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے اور بہتر رکھنے کے لئے سلام انتہائی مفید ذریعہ ہے' سلام کے ذریعہ باہمی تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے' درحقیقت سلام ایک بڑی جامع دعا ہے' جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے یہ کہے کہ تم پر سلامتی ہو' تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں' تم عافیت سے رہو' تم ہر تکلیف اور پریشانی سے دور رہو' تو یقیناً اس کے دل میں بھی اس کے لئے ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات پیدا ہوں گے اور وہ اپنے آپ کو اس سے زیادہ قریب محسوس کرے گا' لیکن یہ فائدہ جب ہی حاصل ہوگا جب سلام سنت کے مطابق ہو اور سمجھ کر کیا جائے' اب صورت حال یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو شریعت کے بتائے ہوئے الفاظ میں سلام کرتے ہوئے تکلف ہوتا ہے' اس کے لئے انہوں نے کچھ دوسرے الفاظ اور طریقے اختیار کر لئے ہیں' بہت سے لوگ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں جبکہ بعض لوگ صرف سر ہلا دینا سمجھتے ہیں' اور زبان کو حرکت دینا گوارا نہیں کرتے' ظاہر ہے کہ دوسرے الفاظ اور طریقوں میں وہ خیر و برکت کہاں جو ''السلام علیکم'' میں ہے' اور پھر ہاتھ اور انگلیوں کے اشارہ سے سلام کرنا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے' جس سے حدیث میں منع فرمایا گیا ہے:

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غیروں سے مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں' یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو' اس لئے کہ انگلیوں سے اشارہ کرنا یہودیوں کا سلام ہے اور ہتھیلی سے اشارہ کرنا نصاریٰ کا سلام ہے۔'' (ترمذی)

کاش مسلمان اس کلمہ کو عام لوگوں کی رسم کی طرح ادا نہ کریں' بلکہ اس کی حقیقت کو سمجھ کر اختیار کریں تو شاید پوری قوم کی اصلاح کے لئے یہی سلام کافی ہو جائے۔ (ملخص معارف القرآن)

☆☆...... ......☆☆

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ارشادات

☆...... اگر آپ قیامت کے دن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے جگہ چاہتے ہیں تو آپ کو ختم نبوت کا کام کرنا پڑے گا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی امت اور جماعت کے مقابلے میں آنا پڑے گا' کیا آپ اس کے لئے تیار ہیں؟

☆...... امت مسلمہ پر یہ فرض ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لئے سینہ سپر ہو اور جھوٹے مدعیان نبوت کے طلسم سامری کو پاش پاش کر ڈالے۔ اس فریضہ کا نام تحفظ ختم نبوت ہے اور تاریخ شہادت دے گی کہ امت مسلمہ نے کسی بھی دور میں اس فرض سے کوتاہی نہیں کی۔

لباس میں شرعی احکام کا پاس ولحاظ

مولانا عمران اللہ قاسمی

قرآن کریم کی جس آیت کریمہ میں لباس کے احکام بتلائے گئے ہیں' علماء کرام نے اس آیت کریمہ سے لباس سے متعلق چار اصول مستنبط فرمائے ہیں' جن میں سے بعض اصول کو مفصلاً بیان کیا جاتا ہے۔

لباس حصولِ زینت کا ذریعہ ہو:

لباس کے جو مقاصد قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں' ان میں پہلا مقصد تھا کہ لباس ستر کو چھپانے والا ہو اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ لباس ایسا بدہیئت اور بے ڈھنگا نہ ہو' جس کو دیکھ کر دوسروں کو نفرت اور کراہت ہو بلکہ ایسا ہونا چاہئے' جس سے کچھ زینت و آرائش کا فائدہ حاصل ہو سکے' مطلب یہ ہے کہ صرف ستر پوشی کا مقصد تو نہایت ہی مختصر لباس سے پورا ہو سکتا ہے جو صرف ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصہ کو چھپائے لیکن صرف ستر پوشی کی بقدر کپڑے کا استعمال کرنا اور جسم کے باقی حصہ کو کھلا چھوڑ دینا بدتہذیبی اور ناشائستگی پر مبنی ہے' اس لئے ستر پوشی کے بقدر کپڑے کا استعمال کرنا اور جسم کے باقی حصہ کو چھپا کر آراستہ بنانا بھی قرآن کریم کی تعلیم ہے' نیز یہ لباس کا مقصد بھی ہے' اس لئے ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے لباس میں بقدر استطاعت ایسے کپڑے کو ترجیح دے جس سے زینت و جمال کا فائدہ بھی حاصل ہو سکے' جہاں تک ممکن ہو' کپڑے کے انتخاب میں بخل و کنجوسی کا شکار نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اثر اور اس کے فضل و انعام کا اظہار بھی ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی عنایت کے باوجود پھٹے حال رہنا ٹھیک نہیں:

اگر اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور آپ کو مال و دولت سے نوازا ہے تو خراب قسم کا کپڑا اور بہت گھٹیا قسم کا لباس پہننا کوئی پسندیدہ بات نہیں ہے بلکہ لباس ایسا ہونا چاہئے جو ساتر بھی ہو اور ساتر ہونے کے ساتھ ساتھ اس سے کچھ آرائش و زیبائش بھی حاصل ہو' اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے ایسا لباس استعمال کرنا جائز ہے' جس لباس سے آسائش کا بھی کچھ فائدہ حاصل ہو' جس کو اس سے کچھ آرام ملتا ہو اور زینت بھی حاصل ہوتی ہو' تو ایسے لباس میں نہ صرف یہ کہ کوئی شرعی قباحت نہیں ہے بلکہ اس طرح کا لباس پہننا محمود اور پسندیدہ بھی ہے۔ ایک صحابیؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ نے دیکھا کہ وہ بہت ہی گھٹیا قسم کا لباس پہنے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تنبیہ فرمائی' ارشاد گرامی ہے:

"ابوالاحوص تابعی فرماتے ہیں کہ ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت ہی گھٹیا قسم کا کپڑا پہنے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ مال و دولت ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اللہ کا فضل ہے' آپؐ نے پوچھا کس قسم کا مال ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے' اونٹ بھی' گائے بھی' بیل بھی' بھیڑ' بکریاں بھی' گھوڑے اور غلام باندیاں بھی' آپؐ نے فرمایا: جب اللہ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے تو پھر اللہ کے انعام و احسان اور اس کے فضل کا اثر تمہارے اوپر نظر آنا چاہئے۔" (مشکوٰۃ شریف)

مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نواز رکھا ہے تو فقیر اور گداگروں کی طرح پھٹے حال اور پراگندہ رہنا سراسر درست نہیں ہے' بلکہ یہ ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کے انعام اور اس کے فضل و احسان کی ناشکری ہے' اس کی نعمت کی ناقدری ہے' اللہ کی نعمت کا شکر اور اس کی قدردانی یہ ہے کہ اپنے حال و احوال سے نعمت باری کا اثر ظاہر ہو اور اثر ظاہر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آرام و آسائش اور جمال و آرائش کی خاطر بقدر استطاعت اچھا اور قیمتی لباس استعمال کرے' یہ بات اللہ تبارک و تعالیٰ کو نہایت ہی پسند ہے' ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت ہی پسند ہے کہ بندہ پر اللہ تعالیٰ کے انعام کا اثر

نظر آئے۔'' (ترمذی،مشکوٰۃ شریف)

مذکورہ دونوں روایتوں میں ایسے حضرات کو تنبیہ ہے جو طبیعت کے گنوار پن یا کنجوسی کی وجہ سے صاحب استطاعت اور خوشحال ہونے کے باوجود بالکل مفلوک حال رہتے ہیں' مذکورہ روایات کا تقاضا ہے کہ جب کسی بندے پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو اس کو اس طرح رہنا چاہئے کہ دیکھنے والوں کو بھی نظر آئے کہ اس پر رب کریم کا فضل ہے اور اس طرح کا اظہار شکر کے تقاضوں سے ہے' خستہ حال اور پراگندا رہنے کی ممانعت کرتے ہوئے آپؐ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے تو آپ کی نظر ایک پراگندا حال آدمی پر پڑی' جس کے سر کے بال بالکل منتشر تھے تو آپؐ نے فرمایا: کیا یہ آدمی ایسی کوئی چیز نہیں پاسکتا تھا جس سے اپنے سر کے بال ٹھیک کرلیتا؟ اور آپؐ نے اسی مجلس میں ایک دوسرے شخص کو دیکھا جو بہت میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا' تو آپؐ نے فرمایا: کیا اس کو کوئی ایسی چیز نہیں مل سکتی جس سے کپڑے دھو کر صاف کرلیتا؟'' (مشکوٰۃ)

اس روایت سے ان لوگوں کے خیال کی اصلاح ہوتی ہے' جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے طالب اور آخرت کی فکر رکھنے والوں کو اپنی صورت وہیئت اور لباس کے حسن وزیبائش اور قبیح وبے ڈھنگے پن سے بے پرواہ ہوکر میلا اور پراگندا حال رہنا چاہئے' صفائی ستھرائی' صورت ولباس کو سنوارنا ان حضرات کے نزدیک گویا ایک دنیاداری کی بات ہے' جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں اور اس کے مطابق عمل پیرا ہوتے ہیں وہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وہدایت اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے مزاج سے ناواقف ہیں' اسی کے ساتھ یہ بات بھی یاد رہے کہ صورت و لباس وغیرہ کے بناؤ سنگھار کا حد سے زیادہ اہتمام اور اس کے لئے فضول وبے جا تکلفات بھی ناپسند اور مزاج شریعت کے خلاف ہیں' اسلام نے اس سلسلہ میں بھی افراط وتفریط سے بچتے ہوئے اعتدال کی راہ اپنائی ہے' احادیث مبارکہ میں جہاں پر بھی صاف ستھرا لباس استعمال کرنے اور پراگندگی کو ترک کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے' اس کے مخاطب وہی لوگ ہیں جو اس معاملے میں تفریط کے اندر مبتلا ہیں اور جنہوں نے اپنے حلیئے بگاڑ رکھے ہیں' ایسے لوگوں کو آپؐ کے ارشادات سے ہدایت حاصل کرنا چاہئے۔

لباس میں تفاخر' فضول خرچی اور نمائش کی ممانعت:

جس طرح اسلامی تعلیمات میں لباس سے متعلق تفریط سے منع فرمایا ہے' اسی طرح افراط سے بھی روکا گیا ہے اور ایسے لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو ظاہری شکل وصورت اور لباس کے بناؤ سنگھار کو حد سے زیادہ اہمیت دینے لگتے ہیں اور اسی کو برتری اور کمتری کا معیار سمجھ کر تفاخر میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ' پیو اور دوسروں پر صدقہ کرو اور کپڑے بناکر پہنو بشرطیکہ اسراف اور زینت میں انکبار نہ ہو۔'' (مشکوٰۃ)

نیز بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:

''جو جی چاہے کھاؤ اور جو جی چاہے پہنو (سب جائز ہے) جب تک کہ دو باتیں نہ ہوں: ایک اسراف (فضول خرچی)' دوسرے انکبار وتفاخر۔'' (مشکوٰۃ)

مذکورہ روایت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول میں کھانے اور لباس وصدقہ کے بارے میں ایک واضح اصول پیش کیا گیا ہے کہ آدمی حلال غذاؤں میں سے اپنی مرضی کے مطابق جو چاہے کھائے پئے اور اور جو دل کو بھائے اور اچھا لگے وہ حلال لباس پہنے' لیکن اس کے اندر شرط یہی ہے کہ وہ لباس اور کھانا وغیرہ اسراف کی حد کو نہ پہنچا ہو اور اس سے تفاخر اور انکبار یا دوسروں کو کمتر اور اپنے کو بڑا سمجھنا مقصود نہ ہو' اسی طرح شہرت اور نمائش بھی مقصود نہ ہو' شہرت اور نمائش کے بارے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی دنیا میں نمائش اور شہرت کے کپڑے پہنے گا' اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت اور رسوائی کے کپڑے پہنائے گا۔'' (ابوداؤد)

اپنی شان وشوکت کی نمائش اور دکھاوے کے لئے اور لوگوں کی نظروں میں بڑا بننے کے لئے جو لباس پہنا جائے گا وہی لباس شہرت کہلائے گا' اس میں وہ لوگ بھی شامل ہوجائیں گے جو لوگوں کی نظروں میں علامہ یا بڑا مقدس بزرگ بننے کے لئے اس طرح کا خاص لباس تقدس اختیار کرلیتے ہیں یا اسی طرح اپنی فقیری ودرویشی کی نمائش کے لئے ایسے کپڑے پہن لیتے ہیں' جن سے لوگ ان کو پہنچا ہوا فقیر اور درویش سمجھنے لگیں' حالانکہ واقعہ اس کے بالکل برخلاف ہوتا ہے' نہ تو وہ حقیقت میں بزرگ اور ولی ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ درویش وفقیر ہوتے ہیں' اسی طرح اگر کپڑے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ دیکھیں کہ اتنا شاندار کپڑا پہنا ہے' اتنا اعلیٰ درجہ کا لباس پہنا ہے اور تعریف کریں' یا اسی طرح یہ نیت ہے کہ لوگ

دیکھیں کہ ہم بڑی دولت والے ہیں یا دوسروں پر رعب جمانا اور ان کو حقیر و ذلیل سمجھنا مقصود ہے' تو یہ سب باتیں نمائش میں داخل ہیں اور نمائش کی خاطر لباس پہننے والے کے لئے یہ وعید ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کو ذلیل و رسوا فرمائے گا' لہٰذا لباس کے استعمال میں اس طرح کی باتوں اور اس طرح کے مقاصد سے نیت کی صفائی بھی لازم اور ضروری ہے تا کہ اس وعید سے بچا جا سکے۔

دورِ جدید کے فیشن کی اتباع مت کیجئے:

جب بھی لباس سے نمائش اور دکھاوا مقصود ہوگا' اس میں اسراف کا ہونا لازم ہے' اسی کے ساتھ زینت کی حدود سے بھی تجاوز ہو جائے گا' شریعت مطہرہ نے لباس کا دوسرا مقصد جو زینت کو قرار دیا ہے' تو اس کی حدود بھی متعین فرما دی ہیں' لہٰذا ان حدود کے اندر رہتے ہوئے جس قدر زینت ہو سکتی ہے اس کو اختیار کرنا چاہئے' لیکن اگر ان حدود سے تجاوز کرو گے اور زینت میں اپنی من مانی کرو گے تو یہ حرام اور نا جائز ہوگا' موجودہ دور کا المیہ یہ ہے کہ ہر چیز میں جو بھی فیشن چل گیا وہ پسند ہے اور جو چیز فیشن سے باہر ہوگی وہ ناپسند ہے' یاد رکھئے کہ اس طرح سے فیشن کے تابع ہو کر خوبصورتی اور بدصورتی کا تعین درست نہیں' بلکہ زینت اور خوبصورتی کا وہی معیار درست اور قابل قبول ہوگا جس میں شرعی امور کا مکمل پاس و لحاظ ہو اور اس سلسلے میں یہ کہنا بھی کافی نہ ہوگا کہ فلاں لباس سے تو زینت حاصل ہوتی ہے' اس کو پہن کر تو دل خوش ہوتا ہے' اس لئے اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہ ہونی چاہئے' کیونکہ ہر لباس میں اولاً ساتر ہونا مقصود ہے' پھر اس کے بعد زینت مقصود ہے' اگر لباس ساتر نہیں ہے تو کسی بھی صورت میں اس کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس لباس سے تو دوسرا مقصد یعنی زینت و و آرائش کا حصول ہو رہا ہے' لباس میں زینت و آرائش وہی معتبر ہوگی' جس میں شرعی حدود کا پاس و لحاظ رکھا گیا ہو' خواہ موجودہ فیشن میں اس کو ٹھکرا ہی کیوں نہ دیا گیا ہو' لباس کے اندر فیشن کی اتباع کے بارے میں آج کل عورتوں کی حالت زیادہ قابل اصلاح ہے' مردوں سے کہیں زیادہ لباس کی بے راہ روی اور فیشن پرستی عورتوں میں پائی جا رہی ہے' عجیب عجیب طرز کے لباس رائج ہو گئے ہیں' جن سے ستر پوشی کا مقصد تو مکمل طور پر حاصل ہوتا ہی نہیں ہے اور ایسے لباس کا رواج روز بروز بڑھتا ہی جا رہا ہے' ایسی عورتوں کو چاہئے کہ وہ فیشن پرستی سے کنارہ کشی اختیار کر کے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائیں' اور فیشن کی اتباع میں مذہب اسلام کے طریق کو پس پشت نہ ڈالیں' یاد رکھیں! اسلام نے ہمیشہ سے اعتدال کو پسند کیا ہے' لباس سے متعلق بھی اس کی تعلیمات اعتدال پر مبنی ہیں۔

مردوں کے لئے شوخ رنگ کے کپڑے کی ممانعت:

یہ مذہب اسلام کے معتدل اور اپنے ماننے والوں کے حق میں خیر خواہ ہونے کی دلیل ہے کہ اس نے ہر باب میں مکمل رہنمائی فرمائی ہے' لباس میں جہاں ستر پوشی اور سبب زینت ہونے کی ہدایت ہے وہیں اس بات پر بھی توجہ دی گئی ہے کہ مردوں کو کون سا رنگ کپڑے میں استعمال کرنا چاہئے؟ اور کون کون سے رنگ کو ترک کر دینا مناسب ہے؟ ایک روایت سے اس کے اوپر روشنی پڑتی ہے' آپ کا ارشاد گرامی ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ایک آدمی گزرا اور وہ دونوں کپڑے سرخ رنگ کے پہنے ہوئے تھا' اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (مشکوٰۃ)

کیونکہ ان صاحب کے کپڑے شوخ سرخ رنگ کے تھے اور یہ رنگ مردوں کے لئے زیبا نہیں' اسی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب کے سلام کا جواب نہیں دیا' جو ایک طرح سے آپ کی طرف سے اس طرح کا لباس استعمال کرنے پر اظہار ناراضگی تھا' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت بلکہ پوری انسانیت کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے آپ اپنی امت کے بارے میں ایک باپ سے بھی زیادہ نرم دل' خیر خواہ اور درگزر کرنے والے تھے' شوخ رنگ کا لباس دیکھ کر اس طرح سے آپ کا سلام کا جواب نہ دینا' شدید غصہ اور ناراضگی کو بتلانا ہے اور یہ ناراضگی اور اس سے نکلنے والا حکم صرف مردوں کے لئے ہے' عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں' لہٰذا مردوں کو لباس میں ہر قسم کے شوخ رنگ کے استعمال سے بچنا چاہئے' چاہے وہ سرخ رنگ ہو یا اور کوئی دوسرا رنگ' اور اس رنگ کو اپنانا چاہئے جس کا آپ نے حکم فرمایا ہے' ارشاد گرامی ہے:

''حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: سفید کپڑے پہنا کرو' وہ زیادہ پاک' صاف اور نفیس ہوتے ہیں اور سفید کپڑوں ہی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔'' (مشکوٰۃ)

مذکورہ روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہننے کا حکم دیا' یہ حکم صرف ترغیب کا درجہ رکھتا ہے' لزوم اور واجب کا درجہ اس کا نہیں ہے'

کیونکہ بعض دیگر روایات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کے خلاف ثابت ہے' چنانچہ سبز یا ہلکے نیلے رنگ کے کپڑے پہننا بھی ثابت ہے' اسی طرح سے زرد رنگ' نیز سرخ دھاری دار چادر اوڑھنا اور سیاہ رنگ کا عمامہ زیب سر فرمانا ثابت ہے' اسی طرح سے بسا اوقات مختلف رنگ کے کپڑے کا استعمال بھی اس بات کو بتلاتا ہے کہ یہ امر ہر اس رنگ کے کپڑے کو شامل ہوگا' جس میں شوخیت پائی جائے' رہی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کی' تو آپ کے لباس میں جو رنگ کا ذکر ملتا ہے' اس سے ایسا رنگ مراد ہے جس میں شوخی اور بھڑکیلا پن نہ ہو' البتہ اس سے یہ بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ سفید کپڑے کا استعمال محبوب اور پسندیدہ ہے۔

مرد زنانہ اور عورت مردانہ لباس اختیار نہ کرے:

آج کے دور میں فیشن اس قدر غالب آ گیا ہے کہ لباس کو دیکھ کر بسا اوقات یہ تمیز کرنا مشکل ہوتا ہے کہ سامنے والا مرد ہے یا عورت؟ اس دور کے فیشن نے مرد و عورت کے لباس میں جو امتیاز تھا' اس کو مٹا دیا' آج عورتیں کثرت کے ساتھ مردوں کا لباس استعمال کرتی ہے اور مرد بھی عورتوں کے لباس کو اپناتے ہیں' آپ سڑکوں' بازاروں میں عام طور پر اس کا مشاہدہ کرتے ہوں گے کہ پینٹ وغیرہ' جس کو کبھی صرف مرد ہی استعمال کرتے تھے' آج بہت کثرت کے ساتھ عورتوں نے اس کو اپنا لیا ہے' ایسے مردوں پر اور اسی طرح عورتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے' ارشاد گرامی ہے:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی پر لعنت فرمائی ہے جو عورت کا لباس زیب تن کرے اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کا لباس استعمال کریں۔'' (ابوداؤد)

مذکورہ روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف لباس کی تبدیلی پر لعنت فرمائی' جب کہ ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق تشبیہ یعنی صرف مشابہت اختیار کرنے پر لعنت فرمائی ہے' چاہے وہ جس طرح اور جس عمل کے اندر ہو۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔'' (ابوداؤد)

مشابہت کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کا سا طرز' ان کی شکل وہیئت ان کا لباس اور چال چلن اپنایا جائے' اور اس مشابہت کی سب سے زیادہ نمایاں صورت یہی ہے کہ مرد' زنانہ لباس کو پسند کریں اور اس کو استعمال کریں جبکہ عورتیں مردانہ لباس کو اختیار کریں' ایسا کرنا چونکہ فطرت کے تقاضوں سے بغاوت ہے' اس لئے اس کو موجب لعنت قرار دیا گیا ہے' کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جس بات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم موجب لعنت قرار دے رہے ہیں' آج اس کو سب سے زیادہ پسند کیا جا رہا ہے؟ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے' لہٰذا مسلمانوں کو اس طرح کے لباس سے خاص طور پر بچنا چاہئے۔

☆☆......☆☆

جرمنی میں ایک ہزار افراد کا قبول اسلام

جرمنی کے اخبار ''برلیز سائٹ ونج'' کے حوالہ سے کویت سے شائع ہونے والے عربی مجلّہ ''المجتمع'' نے ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۵ء کے شمارے میں لکھا ہے کہ سال گزشتہ ۲۰۰۵ء میں ایک ہزار جرمن باشندوں نے اسلام قبول کیا۔ جرمنی کے ایک مسلم ادارہ ''مرکزی کونسل برائے مسلم تحفظات'' کے سروے کے مطابق جرمنی میں مسلمانوں کی تعداد تین ملین ہے' جن میں اصل جرمن باشندوں کی تعداد ۱۴۳۵۲ ہے' اسلام لانے والوں میں عورتوں کا تناسب ساٹھ فیصد ہے' ان میں اکثر و بیشتر گریجویٹ ہیں اور مختلف میدانوں میں سرگرم عمل ہیں' ایک تعداد ایسی ہے جو مسلمانوں سے شادی کرنے کے نتیجے میں اسلام لائے ہے' لیکن یہ تعداد بہت کم ہے۔

اسلام میں جمعہ کی اہمیت

مفتی محمد سلمان منصور پوری

اسلامی شریعت میں جمعہ کے دن کو بڑی فضیلت حاصل ہے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

''سورج جن دنوں پر طلوع ہوتا ہے' ان میں سب سے بہتر اور افضل دن جمعہ کا دن ہے' اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی' اسی دن انہیں جنت میں بھیجا گیا' اسی دن وہ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔'' (مسلم' مشکوٰۃ)

ایک اور روایت میں ہے:

''جمعہ کے دن ہی پہلا' دوسرا صور پھونکا جائے گا۔'' (مشکوٰۃ)

نیز یہ بھی فرمایا گیا:

''جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی بڑھ کر ہے۔'' (مشکوٰۃ)

جمعہ کی ایک اہم خصوصیت:

جمعہ کے دن' رات میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ساعت امت محمدیہ کو عطا فرمائی ہے کہ اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگی جائے وہ یقیناً قبول ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ جس میں کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس خیر سے سرفراز فرماتے ہیں۔'' (مشکوٰۃ)

قبولیت کی گھڑی کون سی ہے؟

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی کو اللہ تعالیٰ نے مخفی رکھا ہے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت واطاعت اور دعا میں صرف کریں' تاہم بعض احادیث میں اس کی طرف کچھ رہنمائی بھی کی گئی ہے' چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کی مقبول ساعت کے متعلق یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''یہ ساعت جمعہ کے خطبہ سے لے کر نماز کے ختم تک کے درمیان ہے۔'' (مشکوٰۃ)

مگر اس وقت جو بھی دعا ہو وہ دل ہی دل میں ہونی چاہئے کیونکہ دورانِ خطبہ زبان سے دعا وغیرہ کی اجازت نہیں ہے۔ (شامی)

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقبول ساعت جمعہ کے دن عصر سے لے کر مغرب کے درمیان ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں:

''وہ ساعت جس میں جمعہ کے دن قبولیت کی امید ہوتی ہے' اسے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کے درمیان تلاش کیا کرو۔'' (ترمذی' مشکوٰۃ)

اس لئے خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن عصر کے بعد کا وقت عبادات ذکر واذکار اور دعا میں صرف کرنا چاہئے۔

جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کی جائے:

ویسے تو ہر مسلمان کو ہر روز اپنے محسن اعظم' سرور عالم' فخر موجودات' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں درود شریف کا نذرانہ بکثرت پیش کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے' لیکن جمعہ کے دن اس کا اور دونوں سے زیادہ اہتمام ہونا چاہئے' خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کے دن میرے اوپر درود بکثرت بھیجا کرو' اس لئے کہ اس دن ملائکہ (بکثرت) حاضر رہتے ہیں اور تم میں سے جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے' اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تا آنکہ وہ درود

پڑھنے سے فارغ ہو جائے۔ راوی (حضرت ابوالدرداءؓ) فرماتے ہیں کہ میں نے (تعجب سے) عرض کیا کہ کیا وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مقدس بدنوں کو کھانا حرام کردیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ رہتے ہیں اور انہیں رزق عطا ہوتا رہتا ہے۔''

(ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

جمعہ کے دن اجر وثواب کی بہتات:

جمعہ کے دن غسل کرنے' خوشبو لگانے اور اچھی طرح نظافت حاصل کرنے کے بعد نماز جمعہ میں بادب شرکت کرنے پر عظیم الشان اجر وثواب کا اعلان کیا گیا ہے' اس سلسلہ کی چند احادیث ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی جمعہ کے دن غسل کرے اور ہر ممکن طور پر پاکی حاصل کرے اور تیل لگائے اور اپنے گھر والوں کی خوشبو استعمال کرے' اس کے بعد جمعہ کے لئے گھر سے نکلے اور دو بیٹھنے والوں کے درمیان تفریق نہ کرے' یعنی زبردستی نہ گھسے' پھر جو مقدر ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے' تو یقیناً اس کے اگلے جمعہ تک کے سارے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (بخاری' مشکوٰۃ)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غسل کرکے جمعہ میں حاضر ہو' پھر جو مقدر ہو نماز پڑھے' اس کے بعد خطبہ ختم ہونے تک خاموشی سے سنتا رہے' پھر امام کے ساتھ نماز ادا کرے' تو اس کے آئندہ جمعہ تک کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور تین دن کا ثواب مزید عطا ہوتا ہے۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

''حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن خود بھی غسل کرے اور (اپنی بیوی کو بھی) غسل کرائے (یعنی اس سے حاجت پوری کرے) اور صبح کو جلد سو کر اٹھے اور جلد مسجد میں جائے' اور پیدل چل کر مسجد جائے' سوار نہ ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو حرکت نہ کرے' تو اس کو ہر ہر قدم کے بدلہ ایک سال کا روزہ رکھنے اور راتوں کو جاگنے کا ثواب عطا ہوگا۔'' (ترمذی' ابوداؤد' مشکوٰۃ)

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں تک سے اچھی طرح کھینچ لیتا ہے۔'' (طبرانی)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کی رات اور دن میں ۲۴ گھنٹے ہوتے ہیں' ان میں سے کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جاتا' جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہنم کے مستحق چھ لاکھ آدمی جہنم سے آزاد نہ کئے جاتے ہوں۔''

(ابویعلیٰ)

مذکورہ عظیم الشان بشارتوں کے باوجود اگر کوئی شخص جمعہ کا اہتمام نہ کرے' تو اس سے بڑا محروم کوئی نہیں ہوسکتا' اس لئے ہر مسلمان کو جمعہ کی قدر اور اس کا اہتمام کرنا لازم ہے۔

جمعہ کے دن مسجد میں پہلے پہنچنے کی کوشش کی جائے:

جمعہ کی فضیلت حاصل کرنے کی غرض سے صبح ہی سے جمعہ کی تیاری شروع ہوجانی چاہئے اور مسجد میں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے' جو شخص جتنا پہلے مسجد میں حاضر ہوگا' اتنا ہی زیادہ ثواب اور اجر عظیم کا مستحق ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور پہلے پہل آنے والوں کے نام بالترتیب لکھتے جاتے ہیں' تو سب سے پہلے آنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اونٹ کی قربانی کرے' اس کے بعد آنے والے کی مثال گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح ہے' اس کے بعد اسی ترتیب سے دنبہ' مرغی اور انڈا صدقہ کرنے والے کے بقدر ثواب ملتا ہے' پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے نکل آتا ہے تو فرشتے اپنے فائل لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں۔''

(مشکوٰۃ' بخاری' مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ سے پہلے تو بہرحال مسجد میں پہنچ جانا چاہئے۔

جمعہ کے دن سورۂ کہف شریف پڑھنے کی عظیم فضیلت:

ہر مسلمان کو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے' احادیث شریفہ میں اس کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے' اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیانی زمانہ میں روشنی ہی روشنی کر دی جائے گی۔''

(ابن کثیر کامل' الجز الرابع)

نیز سورۂ کہف پڑھنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو ہر فتنہ بشمول فتنہ دجال سے حفاظت کی بشارت سنائی گئی ہے' چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے:

''سورۂ کہف پڑھنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے وہ اگلے آٹھ دن تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا' حتیٰ کہ اگر دجال نکل آئے تو اس کے فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔'' (ابن کثیر عن الحافظ المقدسی)

بعض صحیح احادیث کا مضمون یہ ہے کہ جو شخص سورۂ کہف کی اول یا بعض روایات کے مطابق آخری دس آیتیں یاد کر کے پڑھے گا' وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔(ابن کثیر)

نماز جمعہ چھوڑنے کی نحوست:

جو شخص مذکورہ بالا فضائل اور خصوصیات کے باوجود نماز جمعہ چھوڑ دے اور سستی اور غفلت کی بنا پر جمعہ کی نماز نہ پڑھنے کا معمول بنالے' تو اس سے بڑا بدنصیب اور محروم القسمت شخص اور کوئی نہیں ہوسکتا' ایسا شخص منافقوں کے طریقہ پر چلنے والا ہے اور اس کوتاہی کی نحوست سے اس کے دل پر غفلت کی مہر لگادی جاتی ہے' اس سلسلہ کی بعض احادیث ملاحظہ فرمائیں:

''حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پیغمبر علیہ السلام کو منبر کے تختوں پر بیٹھے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: یا تو لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر ضرور مہر لگادیں گے' پھر وہ یقیناً غافل لوگوں میں شامل ہوجائیں گے۔'' (مسلم' مشکوٰۃ)

''حضرت الجعد ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سستی اور غفلت سے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادیتے ہیں۔'' (مشکوٰۃ)

''اور ایک روایت میں ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو لوگ (بلاعذر) جمعہ میں شرکت سے پیچھے رہ جاتے ہیں' ان کے بارے میں میرا دل یہ چاہتا ہے کہ کسی اور شخص کو جمعہ پڑھانے کا حکم دوں' پھر جو لوگ جمعہ سے رہ گئے ہیں' ان کو ان کے گھر سمیت آگ لگادوں۔''

(مشکوٰۃ)

بنابریں ہم سب کو چاہئے کہ ہم اس عظیم الشان نعمت خداوندی' جو خاص طور پر امت محمدیہ کو عطا ہوئی ہے' کی قدر کریں اور جمعہ کے مبارک وقت کو ہر اعتبار سے وصول کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق مرحمت فرمائیں۔آمین۔

☆☆..........☆☆

یہودی نوجوانوں میں اسلام کا بڑھتا ہوا رجحان

یہودی ایجنسی کی خفیہ رپورٹوں نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ یورپین ممالک میں یہودی نوجوانوں میں اسلام کا رجحان بڑھ رہا ہے' اور وہ دین اسلام اختیار کر رہے ہیں۔مذکورہ بالا ایجنسی کی ویب سائٹ کے مطابق فرانس میں رہنے والے یہودیوں کی ایک بڑی تعداد نے اسلام قبول کرلیا ہے' گزشتہ پانچ سالوں میں اس رجحان میں خاصی تیزی آئی ہے۔خفیہ رپورٹوں نے اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ ایجنسی نے نوجوانوں میں بڑھتے ہوئے قبول اسلام کے رجحان سے پریشان ہوکر یہودی رہنماؤں کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا ہے تاکہ اس بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لئے مناسب اقدامات کرنے پر غور کیا جائے۔

خبروں پر ایک نظر

جہاں کہیں توہین رسالت کا ارتکاب ہوتا ہے'
اس کے پشت پر قادیانی سازش کارفرما ہوتی ہے: مولانا اللہ وسایا

گھوٹکی (رپورٹ: محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کا اخلاقی' دینی اور مذہبی فریضہ ہے' جو مسلمان حرمت رسول کے تحفظ کے لئے اپنی صلاحیتیں بروئے کار نہیں لاتا' اسے مسلمان کہلانے کا کوئی حق نہیں' وہ یہاں جامعہ قاسم العلوم کے وسیع و عریض پنڈال میں ختم نبوت و تحفظ ناموس رسالت کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے' جس کی صدارت حضرت مولانا عبداللطیف نے کی۔ انہوں نے کہا کہ حکمران امریکا اور اس کے حواریوں کی نوکری پکی کرنے کی فکر میں ہیں' اگر حکمرانوں میں غیرت اسلامی اور حمیت دینی ہوتی تو گستاخ ممالک گھٹنے ٹیک چکے ہوتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا خمیر اہانت رسولؐ سے اٹھا ہے' اس لئے جہاں کہیں توہین رسالتؐ کا ارتکاب ہوتا ہے' اس کی پشت پر قادیانی سازش کارفرما ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈنمارک اور ناروے کے اخبارات نے گستاخانہ خاکے شائع کئے' جس سے پوری دنیا کے مسلمان خون کے آنسو رو رہے ہیں' لیکن قادیانی ٹولہ کی پیشانی عرق آلود نہیں ہوئی۔ جامع مسجد سکھر کے خطیب مولانا قاری خلیل احمد بندھانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسولؐ خواہ غلاف کعبہ میں چھپا ہوا کیوں نہ ہو' اسے پناہ نہیں ملتی۔ پروفیسر مولانا ابو محمد نے کہا کہ قادیانیت' انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے' برطانوی سامراج نے اسے اپنی سیاسی اغراض کی تکمیل کے لئے پیدا کیا اور آج یہ امریکی سامراج کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شاندار کردار پر اسے خراج تحسین پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا محمد حسین ناصر اور مولانا فیاض احمد مدنی نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں سید نور محمد شاہ' مولانا خالد حسین حسینی' جامعہ کے اساتذہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

امریکا گستاخانہ خاکے شائع کرنے
والوں کا پشت پناہ ہے: مولانا اللہ وسایا

پنوعاقل (نمائندہ خصوصی) پاکستان کے موجودہ حکمران اور قادیانی' پاکستان میں امریکی مفادات کے محافظ ہیں۔ امریکا بین الاقوامی سامراج' مسلم کش' احسان فراموش اور دشمن اسلام اسٹیٹ ہے' مسلم بربادی اور مسلم آزادی جس کی گھٹی میں شامل ہے۔ امریکا گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں کا پشت پناہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے شاہی بازار پنو عاقل میں منعقدہ تحفظ ناموس رسالتؐ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مسلمانانِ پاکستان سے اپیل کی کہ وہ گستاخ ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرکے محبت رسولؐ کا ثبوت دیں۔ مجلس علماء اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حرمت رسولؐ کے تحفظ کی تحریک اہداف کے حصول تک جاری رہے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن شیخ الحدیث قاری خلیل احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت' یہودیت کا چربہ ہے' قادیانی یہودیوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کرتے ہوئے اسلام دشمنی میں پیش پیش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی' عقیدۂ ختم نبوت پر ضرب کاری لگا رہے ہیں' لہٰذا قادیانیت کے خاتمہ تک ختم نبوت کی تحریک جاری رہے گی۔ سندھ کے معروف خطیب مولانا عبدالحمید لُنڈ کے فرزند ارجمند مولانا عبدالقدیر لُنڈ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سندھ میں قادیانیت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا قادیانی' سندھ سے کوچ کریں۔ کانفرنس کی صدارت

حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی مدظلہ کے فرزند حضرت مولانا غلام اللہ نے فرمائی۔ کانفرنس سے مولانا محمد حسین ناصر اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے قاری عبدالتواب الحسینی' ماسٹر عبدالرحمٰن' محمد رمضان شیخ' قاری عبدالقادر جاچڑ' غلام شبیر شیخ' حافظ عبدالغفار شیخ' حافظ جاوید احمد' مولانا جلیل احمد' حافظ محمد فہیم نے بھرپور محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب حضرات کو جزائے خیر دے۔

تحفظ ناموس ساقی کوثر کانفرنس

سرگودھا (پ ر) ۲۸/ مارچ کو بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تحفظ ناموس ساقی کوثر کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالغفور حیدری ایم این اے' مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور شیر پنجاب مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی۔ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ کانفرنس کے انتظامات اور سیکورٹی کے انتظامات نوجوانوں کی تنظیم شبان ختم نبوت نے سر انجام دیئے۔ دریں اثناء ۳۱/ مارچ ۲۰۰۶ کو شیر پنجاب مولانا محمد اکرم طوفانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ممتاز کالونی بلاک ۱۹ سرگودھا کی دعوت پر بلال مسجد میں تشریف لائے۔ انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی رشد و ہدایت کے لئے انبیاء کرام کا سلسلہ شروع کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی ہیں اور آخر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ان کی ختم نبوت پر سو آیات کریمہ اور تقریباً دو سو سے زائد احادیث دلالت کرتی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا' لیکن امت مسلمہ نے اس کا بھرپور تعاقب کیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی اس کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ مرزائیوں کا ہر لحاظ سے بائیکاٹ کیا جائے اور ان کی تمام مصنوعات خاص طور پر شیزان کا بھی مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی کا بھی آغاز کیا۔ دریں اثناء ۷/ اپریل کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام ایک نماز جمعہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے تحت ابن امیر شریعت سید عطاء المومن شاہ بخاری صاحب نے خطبہ و نماز جمعہ جامع مسجد سراجیہ جناح کالونی میں ادا کیا۔ مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا نے بھی خطاب کیا۔ اس جلسہ کا موضوع عظمت رسول تھا۔

ختم نبوت کانفرنس گمبٹ

گمبٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کی طرف سے ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۴/ اپریل بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ فاروق اعظمؓ چوک پر منعقد ہوئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ شاہین ختم نبوت استاذ المبلغین حضرت مولانا اللہ وسایا' ناظم اعلیٰ مجلس علماء اہل سنت اور پنجاب کے نامور خطیب حضرت مولانا قاری عبدالغفور حقانی' مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی' ختم نبوت سندھ کے امیر حضرت مولانا احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم' جمعیت علماء اسلام ضلع خیرپور کے امیر حضرت مولانا میر محمد' شیخ التفسیر حضرت مولانا قاری خلیل احمد بندھانی' سندھ کے مشہور خطیب حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ بلوچ' سکھر کے مبلغ حضرت مولانا محمد حسین ناصر' ضلع خیرپور میرس کے مبلغ حضرت مولانا محمد فیاض مدنی اور ان کے علاوہ ملک کے مشہور علماء کرام نے خطاب کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب میں کہا کہ مسلمانان عالم کسی نبی کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کو بھی کفر سمجھتے ہیں اور اسے کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے۔ یہود و نصاریٰ گستاخی رسول کو روشن خیالی سے تعبیر کرتے ہیں۔ مسلمانان پاکستان اس نام نہاد روشن خیالی کو کفر سمجھتے ہیں' اور اسے کسی صورت برداشت نہیں کریں گے اور نہ ہی کرنے دیں گے' چاہے کتنی بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ حقانی صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ اتنی بڑی کانفرنس منعقد کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اب مرزا قادیانی کے ماننے والوں کا نام سندھ میں نہیں رہا' بلکہ یہ چوروں کی طرح چھپے ہوئے اپنا سر بچا رہے ہیں۔ مرزا قادیانی کائنات کا سب سے بڑا کافر تھا کہ اس بدبخت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالا' انشاء اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ قافلہ رواں دواں ہے۔ اسٹیج سیکرٹری کے انجام حکیم عبدالواحد بروہی امیر ختم نبوت گمبٹ نے انجام دیئے' بعد ازاں رات تین بجے حقانی صاحب کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

تحفظ ناموس کانفرنس سرگودھا

سرگودھا (پ ر) مسجد الٰہی میں تحفظ ناموس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ اسلام مشتعل ہونے کا سبق نہیں دیتا اور نہ بزدلی سکھاتا ہے' ہم اپنے آپ کو جلا سکتے ہیں' مٹا سکتے ہیں اور سولی پر لٹکا سکتے ہیں لیکن ناموس رسالت کی حفاظت سے اپنی زندگی میں دستبردار نہیں ہو سکتے۔ اسلام گرجوں کو آگ لگانے کی اجازت نہیں دیتا' لیکن عیسائیوں کو حیا آنی چاہئے کہ ان کے نبی کی عظمت و ناموس کے تحفظ کے لئے ہم چودہ سو سال

سے جدوجہد کر رہے ہیں جبکہ ان لوگوں نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر کے ہمارے زخموں پر نمک پاشی کی ہے۔ ہر جنرل اور ہر بیوروکریٹ کو اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے۔ ناموس رسالت دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے لہٰذا اہم ناموس رسالت کے حوالے سے کوئی سودے بازی نہیں کر سکتے' ایک طرف کئی بے گناہوں کو تختہ دار پر چڑھایا جاتا ہے اور دوسری طرف دہشت گردوں کو گورنر بنایا جاتا ہے۔ مغرب جب تک اپنے گھناؤنے فعل سے مکمل توبہ نہیں کرتا اس وقت تک ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ کراچی میں بم دھماکے کے واقعہ کی مذمت کرتے ہیں۔

تحفظ ناموس کانفرنس اوکاڑہ

اوکاڑہ (پ ر) ۱۹/ مارچ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا سید امیر حسین گیلانی' شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا زکریا سیالکوٹی' مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا طاہر حنیف ملتانی' مولانا عبدالرزاق مجاہد کے علاوہ دیگر مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہ گستاخ رسول کی سزا' سزائے موت کو انتہا پسندی کہنے والے خود انتہا پسندی کا شکار ہیں۔ سزائے موت کا قانون اگر غلط اور انتہا پسندی ہے تو امریکا اور یورپی ممالک اپنے اپنے ملکوں سے سزائے موت کے قوانین کو ختم کیوں نہیں کرتے؟ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا قاری طاہر حنیف ملتانی نے کہا کہ کلیدی آسامیوں اور حساس اداروں میں موجود قادیانی امریکا' اسرائیل اور بھارت کو خفیہ معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹائے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورۂ سندھ

حیدرآباد (رپورٹ: مولانا محمد نذر عثمانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے آخری سالانہ اجلاس منعقدہ ۸/ ذوالحجہ ۱۴۲۶ھ مرکزی دفتر ملتان میں جہاں پورے پنجاب' سرحد' بلوچستان کے لئے مرکزی حضرات کے دوروں کا پروگرام بنایا گیا وہیں سندھ کے لئے بھی مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا وقت عنایت کیا گیا' پروگرام کے مطابق حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' بہاؤالدین زکریا ایکسپریس پر صبح نو بجے حیدرآباد پہنچے تو مولانا محمد نذر عثمانی' قاری محمد رفیق اللہ نے ان کا اسٹیشن پر استقبال کیا اور دفتر لے کر آئے' ۸/ مارچ بروز بدھ جامع مسجد دارالعلوم شیدی پاڑہ کوٹری ضلع جام شورو میں حافظ محمد شاہد سکرانی کی دعوت پر تشریف لے گئے' بعد نماز عشاء تلاوت قاری خلیفۃ اللہ نے کی' اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد نذر عثمانی نے ادا کئے' مولانا محمد اسماعیل صاحب نے اپنے خطاب میں ملکی وبین الاقوامی حالات پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلمان کوئی حرف نہیں آنے دیں گے' اس کے لئے اگر مسلمانوں کو غازی علم الدین شہید کا کردار ادا کرنا پڑا تو کر گزریں گے' انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عوامی رابطہ مہم کے سلسلے میں پورے پنجاب' سرحد' بلوچستان' سندھ میں ضلعی مقامات پر اپنے پروگرام منعقد کر کے عوام الناس کو اس مسئلے کی نزاکت سے آگاہ کر رہی ہے' انہوں نے کہا کہ گستاخی کرنے والے ڈنمارک' ناروے کے ہوں پاکستان کے قادیانی' ان سب کا بائیکاٹ کرنا لازمی ہے۔ رات ساڑھے گیارہ بجے پروگرام اختتام پذیر ہوا' الحمدللہ! کثیر تعداد میں عوام الناس اور علماء کرام اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ اس پروگرام کا انتظام حافظ محمد شاہد سکرانی' راحیل سکرانی' حافظ محمد کاشف' جناب کمال الدین نے کیا تھا' نو مارچ بروز جمعرات صبح گیارہ بجے اقرأ روضۃ الاطفال کے پروگرام میں مولانا محمد اسماعیل مدظلہ' مولانا محمد نذر عثمانی' محمد رفیق نے شرکت کی' جس میں ڈاکٹر تنویر احمد خان' مفتی شمس الدین مہتمم جامعہ عربیہ مفتاح العلوم' مولانا سیف الرحمٰن ناظم تعلیم مفتاح العلوم' متحدہ مجلس عمل کے عبدالوحید قریشی' متحدہ مجلس عمل کے حیدرآباد سے ایم پی اے جناب عبدالرحمٰن راجپوت' سابق سٹی ناظم حاجی معین شیخ' جمعیت علماء اسلام کے مولانا تاج محمد ناہیوں نے بھی شرکت کی' بچوں کی سالانہ کارکردگی اور حوصلہ افزائی کے لئے انعامات تقسیم کئے گئے' ایک بجے کے قریب تقریب سے فراغت کے بعد کوٹری جماعت ختم نبوت کے ناظم حاجی محمد زمان خان کی دعوت پر تشریف لے گئے' حاجی محمد زمان' عبدالجلیل خان' منان خان اور حافظ عبدالواحد نے خیر مقدم کیا' بعد ازاں زیر تعمیر جامع مسجد ختم نبوت غریب آباد کے تعمیری کام کا مشاہدہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور مسجد کی تعمیری کام کی جلد تکمیل کے لئے دعا کی' اس موقع پر جماعت کوٹری کے امیر جناب غلام محمد بھٹہ' مولوی محمد مراد' قاری اسد اللہ' جناب محمود اور دیگر بھی موجود تھے۔ ۹/ بروز جمعرات جامع مسجد فاروق اعظم میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کا پروگرام ہوا' ابھی تعمیر کے مراحل سے گزر رہی ہے' کی بالائی منزل پر بہترین انتظامات کئے گئے' اسٹیج پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مونوگرام والے بینر جس پر روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عکاسی کی گئی تھی' نے سب حاضرین کو اپنی طرف متوجہ کیا ہوا تھا' مسجد کے در و دیوار بھی ناموس رسالتؐ پر جان بھی قربان ہے کے بینروں سے مزین تھے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے' تلاوت فاروق اعظم مسجد کے امام جناب قاری محمد عارف نے کی

جناب عبدالرحیم قریشی وسلمان شیخ نے نعت رسول مقبولؐ پیش کر کے ماحول کو گرما دیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے زیر اہتمام اس پروگرام کے پہلے مقرر حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے آپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ملک میں قادیانیوں کی گمراہ کن سرگرمیوں کے باوجود الحمدللہ قادیانی مسلمان ہو رہے ہیں اور جماعت ختم نبوت اپنے اسلاف کے طریقے پر چلتے ہوئے ان تک دعوت اسلام پہنچا رہی ہے انہوں نے فرمایا کہ وقت کی ضرورت ہے کہ سارے مسلمان ناموس رسالتؐ کے اہم مسئلہ پر جس طرح آج اکٹھے ہیں اس جذبے کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھا جائے اور دشمنان رسولؐ کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ مولانا محمد اسماعیل کے خطاب کے بعد ملک کی مایہ ناز علمی شخصیت معروف عالم دین حضرت مولانا زاہد الراشدی گوجرانوالہ تشریف لائے اور علمی انداز میں ڈنمارک ناروے اور یورپی ممالک کی آزادی رائے کے فلسفہ پر کڑی تنقید کی انہوں نے فرمایا کہ گستاخ رسول کو کبھی معاف نہیں کیا گیا چاہے گستاخی کرنے والا کعب بن اشرف ہو یا عبداللہ بن اخطل ان گستاخان نبی کا سر قلم کر کے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ دشمن اور گستاخ الگ الگ ہیں دشمن کو معاف کیا جاسکتا ہے لیکن گستاخ کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ناموس رسالتؐ کے مسئلے پر سنجیدگی کا مظاہرہ کرے آخری مقرر مجاہد ختم نبوت حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ تھے انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ناموس رسالتؐ کے گستاخ ڈنمارک ناروے کے خلاف ہمارا ردعمل لائق تحسین ہے لیکن ملک میں بیٹھے ہوئے گستاخ قادیانیوں کے خلاف بھی اسی جذبے کی ضرورت ہے ملک میں چلنے والی ویب سائٹ جن میں توہین رسول کی گئی ہے ان پر مکمل پابندی عائد کی جائے یہ عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ساڑھے بارہ بجے اختتام پذیر ہوئی شہر بھر کے علماء کرام نے اس کانفرنس میں شرکت فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی جماعت ختم نبوت حیدر آباد کے امیر مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں حاجی محمود بھائی اکرم قاری محمد عارف محمد اکرم قریشی مولانا رہنواز جلال پوری نے اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے بھرپور کوششیں فرمائیں اس کانفرنس میں قاری کامران احمد جمعیت علمائے اسلام کے مولانا تاج محمد ناهیوں حاجی گل محمد مولانا شبیر احمد خان مولانا صالح خلیق مفتی محمد فصیح مولانا محمد نواز کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی بارش کا موسم ہونے کے باوجود حیدر آباد کے عوام نے اس کانفرنس میں بھرپور شرکت فرما کر اسے کامیاب بنایا۔

مولانا محمد اسماعیل کی حیدر آباد تشریف آوری پر جماعتی احباب نے ان سے دفتر ختم نبوت میں ملاقاتیں کیں۔ جن میں مولانا عبدالسلام قریشی مولانا سیف الرحمٰن مولانا رہنواز جلال پوری مولانا قاری محمد مدنی قاری فیاض احمد قاری کامران احمد اور صحافی حضرات میں سے امت اخبار کے نمائندے ناصر شیخ اور روزنامہ اسلام کے نمائندہ حمید الرحمٰن نے مولانا محمد اسماعیل سے انٹرویو لئے جو کہ ۹/مارچ کے اخبارات میں شائع ہوئے۔ ۱۰/مارچ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا محمد علی صدیقی مبلغ ختم نبوت میرپور خاص کے ہمراہ میرپور خاص تشریف لے گئے۔ خطبہ جمعہ مدینہ مسجد شاہی بازار میں ارشاد فرمایا اور بعد نماز عشاء اقصیٰ مسجد منصور کالونی سیٹلائٹ ٹاؤن میں جلسہ سے خطاب فرمایا۔ قاری کامران احمد پروگرام کے آخری مقرر تھے کانفرنس تحفظ ناموس رسالت کے عنوان سے تھی کانفرنس کی صدارت مولانا حفیظ الرحمٰن فیض نے کی مولانا محمد نذر عثمانی نے بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔ ۱۱/مارچ کو نوکوٹ کی مسجد صدیقیہ میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ہوئی کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا محمد علی صدیقی مولانا ہارون معاویہ نے خطاب کیا۔ ۱۲/مارچ کو اشاعت القرآن مسجد ڈگری میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس سے مولانا شجاع آبادی مولانا محمد نذر عثمانی نے خطاب کیا اسٹیج سیکریٹری مولانا محمد علی صدیقی تھے۔ نوکوٹ ختم نبوت کانفرنس کا انتظام مولانا قاری عبدالستار نے اور اشاعت القرآن ڈگری میں مولانا محمود الحق مولانا محمد عادل مولانا محمد غزالی اور مولانا محمد خورشید نے کیا تھا۔

مجلس کے وفد کا دورہ تھرپارکر

ڈگری سے صبح چھ بجے روانہ ہو کر آٹھ بجے نوکوٹ شہر پہنچے جامع مسجد صدیقیہ کے خطیب مولانا عبدالستار صاحب سے ملاقات ہوئی ناشتہ کے بعد نوکوٹ سے ننگر پارکر کے لئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد نذر عثمانی پر مشتمل دورکنی وفد روانہ ہوا مٹھی اسلام کوٹ سے ہوتے ہوئے دو بجے ننگر پارکر پہنچے۔ جمعیت خدام القرآن الحق مدرسہ کے انچارج قاری احمد علی مولانا خان محمد جمالی قاری اللہ داد قاری نواز علی مولانا نیک محمد جناب شبیر احمد ڈاکٹر ولی محمد اصغر علی گلاب کھوسہ نے استقبال کیا بعد نماز مغرب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر جامع مسجد سلہ میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا خان محمد جمالی نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ قاری محمد فاروق نے تلاوت کی نعت ارباب نیک محمد نے پیش کی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع ابادی اور مولانا محمد نذر عثمانی کا خصوصی بیان ہوا۔ ننگر پارکر سے صبح نو بجے وفد اسلام کوٹ کی طرف روانہ ہوا جامع مسجد عثمانیہ کے مقیم مولانا تاج محمد سومرو مولانا چنیر حاجی اللہ ڈنہ جلسہ کے منتظمین تھے بعد نماز ظہر تلاوت قرآن پاک قاری محمد صدیق نے کی۔ مولانا محمد نذر عثمانی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان ہوا اسلام کوٹ سے سفر کر کے یہ کاروان چھاچھرو پہنچا مدینہ مسجد چھاچھرو و مدرسہ تعلیم

القرآن کے مہتمم مفتی محمد آدم میکو محمد عمران راہموں مولانا قائم الدین محمد اسماعیل بنگرائی نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے جلسہ کا پروگرام رکھا تھا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد نذر عثمانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ ملک کے طول وعرض کی طرح یہاں تھر کے علاقہ میں بھی اپنے قدم جمانے کی کوشش کر رہا ہے فلاحی کاموں کی آڑ میں مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالنے کا عمل کارگر ثابت نہیں ہوا الحمدللہ علاقہ تھر کے غیور اور غریب مسلمان اپنے سب سے قیمتی چیز ایمان کو چند سکوں کے عوض نہیں بیچیں گے۔ مفتی محمد آدم میکو نے مرکزی جماعت ختم نبوت کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے دور دراز کے علاقہ میں ختم نبوت کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنا مستقل مبلغ مقرر فرمایا' حاضری کے اعتبار سے الحمدللہ یہ کانفرنس کامیاب رہی۔

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس چونی وقصور

قصور (نامہ نگار) چونی شہر میں ۲۰ مارچ کو بعد نماز ظہر دارالعلوم مدینہ ریلوے روڈ میں عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان کی کامیابی کا دارومدار اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے بڑھ کر کوئی شے نہیں' اسی میں ہی دنیا و آخرت کی کامیابی ہے' ہر ایک کے ساتھ رعایت ہوسکتی ہے مگر گستاخ رسول سے کوئی رعایت نہیں کی جاسکتی۔ یورپ اور نائٹ کلب کی پیداوار نے توہین آمیز اور فتنہ انگیز خاکے شائع کئے' یہ خاکے شائع کرکے ڈنمارک اور ناروے جیسے بے غیرتوں نے اپنی مذہبی جنونیت اور مذہبی انتہا پسندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ یورپ ہمیشہ سے ہمارے مذہب اور روایات واقدار کا دشمن رہا ہے' وہ کسی نہ کسی طرح سے ہم کو ہمارے مذہب اسلام سے بیگانہ اور الگ کرنا چاہتا ہے' علماء کرام اور مسلمانوں کا فرض بنتا ہے کہ نوجوان نسل کو اسلامی عقائد اور اعمال سے روشناس کرائیں اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری نجات یقینی ہوجائے تو پھر یہودیوں' عیسائیوں اور قادیانیوں سمیت تمام گستاخان رسول کا تعاقب کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بن سکتے ہیں' عصر کی نماز کے بعد قافلہ کی شکل میں قائدین ختم نبوت کے رہنماؤں کو روست بدقصبہ میں لایا گیا' وہاں وجہ کتب کا شاہین ختم نبوت اور مولانا ہارون رشید کے ابتدائی الفاظ سے دعائیہ کلمات سے آغاز کیا گیا۔ مدرسہ کے لئے آٹھ کنال رقبہ وقف کرنے والے خوش نصیبوں کے لئے دعائے خیر کی گئی۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲/ مارچ بعد نماز عشاء جامع مسجد انوار التوحید قصور میں تحفظ ناموس رسالت منعقد ہوئی گئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مجلس علماء اہلسنت کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا پروفیسر حامد اشرف ہمدانی' مولانا عبدالرزاق مجاہد' سابق وزیر خارجہ جناب سردار محمد آصف قصوری کے علاوہ دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ امریکا سمیت پوری دنیا میں فتنہ قادیانیت اور گستاخان رسول کا تعاقب کیا جائے۔ گستاخ رسولؐ جہاں بھی ہو خدا تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکتا۔ اتحاد امت کی وجہ سے قادیانی' سیکولر لابیاں اور لادین قوتیں خوفزدہ ہیں اور حکومتی ایجنسیاں مختلف حربوں سے مسلمانوں کے فروعی اختلافات کو ہوا دے رہی ہیں۔ سردار محمد آصف قصوری نے کہا کہ حکمرانوں نے ناموس رسالت کی تحریک میں مسلمانوں کا ساتھ نہ دے کر اپنی سیاست چمکائی ہے اور ہم جان اور مال سے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کا تحفظ کریں گے اور اگر میں اسمبلی میں ہوا تو تحفظ ناموس رسالتؐ کے لئے سب سے پہلے میں آواز بلند کروں گا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت میں امریکی اور قادیانی لابیاں براہ راست ملوث ہیں' اگر امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر پرویز مشرف عمل کراتا تو کسی کو بھی گستاخی رسول کی جرأت نہ ہوتی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ حکومت منکرین ختم نبوت کے خلاف سنت صدیقی کو زندہ کرے۔ مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ پرویزی حکومت کی قادیانیت نواز پالیسیاں اسلام اور پاکستان کے لئے زہر قاتل ہیں۔ کانفرنس قاری مشتاق احمد رحیمی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت قصور' حاجی محمد شفیع مغل اور چوہدری فضل حسین کی صدارت اور سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ انتظامات اور میزبانی کے فرائض جناب میاں محمد معصوم انصاری' حاجی شیر احمد مغل' جناب افتخار احمد فخر' قاری سیف اللہ رحیمی اور دیگر حضرات نے انجام دیئے۔ دریں اثناء ۲۱/ اپریل کو قصور شہر کی مسجد سیدنا حسین ابن علیؓ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے زیر اہتمام عظیم الشان محفل حسن قرأت' حمد ونعت مخدوم المشائخ ولی کامل سید نفیس شاہ مدظلہ کی سرپرستی اور استاد الحدیث عظیم اسکالر مولانا محمد ازہر ملتان کی صدارت میں منعقد ہوئی' مہمانان گرامی شمس القراء قومی ایوارڈ یافتہ جناب قاری سید انوار الحسن شاہ کراچی' قاری ارشد محمود گوجرانوالہ' عوامی شاعر ملک شہادت علی جھنگ' مداح رسول محمد آصف رشیدی کے علاوہ ملک کے نامور قاری اور شعرائے کرام تشریف لائے' خطیب شہر مولانا سید طاہر شاہ ہمدانی' مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی نے عظمت قرآن اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی' میزبانی کے فرائض استاذ القراء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی' قاری سیف اللہ' قاری شاہ محمد' قاری محمد رمضان' قاری محمد اسحاق' الحاج میاں محمد معصوم انصاری' الحاج شبیر احمد مغل' حافظ افتخار احمد فخر' قاری محمد طاہر' طلباء جامعہ رحیمیہ اور دیگر کارکنان نے سرانجام دیئے' وسعت کے باوجود مسجد کا صحن قرآن کے عشاق ہزاروں افراد کی شرکت سے تنگی محسوس کر رہا تھا۔ اللہ رب العزت اس پروگرام کو تمام امت مسلمہ اور شہداء ختم نبوت کی بخشش کا ذریعہ بنائے' سامعین قرآن مجید کی برکات اور ثناخوانوں کی پرسوز آواز سے محظوظ مستفید ہوئے تھے اور سبحان اللہ' الحمدللہ' نعرۂ تکبیر اللہ اکبر' اور تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے عقیدت اور محبت کا ثبوت دیتے رہے۔

Regd No. SS-160

”خاکوں“ کی خاک

فہیم ترمذی

چمگادڑوں کی ٹوک سے سورج کو کیا ضرر
کتوں کے بھونکنے سے بجھا ہے کبھی قمر؟

اندھا ہزار کہتا رہے دن کو ”رات ہے“
کیا مان لے گا اس کی جو ہے صاحبِ نظر

خوشبوئے مشک خود ہے سند اپنے مشک کی
خورشید خود دلیل ہے اپنی اے بے خبر!

حوضوں کے مینڈکوں کا ہے دریا سے ربط کیا
کرگس کے علم میں کہاں شاہیں کی رہگزر

تنقید بادشاہ پہ بھنگی کرے تو کیا
خود اپنے منہ پہ آتا ہے تھوکے جو چاند پر

ناپاک سوچ کو کہاں پاکیزگی سے شغل
گل قند کے مزے کی گدھے کو ہے کیا خبر

نیچا دکھا سکیں گے نہ رب کے حبیبؐ کو
دنیا کے سب خبیث بھی یک جان ہوں اگر

انؐ کا وقار بڑھتا رہے گا یونہی فہیم
”خاکوں“ کی خاک اڑتی رہے گی نگر نگر

(المرسل: مولانا محمد نذر عثمانی، حیدرآباد)